



کعبہ فضیلہ الشیخ خالد علی الغامدی کا کامیاب دورہ پاکستان!

معراج مصطفیٰ

جدید سائنسی تحقیقات کی نظر میں!



حُرمت و عظمت
شریعت کے آئینہ میں!

ماہِ رجب

قرآن و سنت
کی روشنی میں

- ستارے اور مستقبل
- میچ کے ذریعے طلاق
- انسٹریٹ کے ذریعے نکاح

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

ہبت کفار کی حقیقت

ارشاد الہی ہے: ﴿لَا يَغْرِبُكَ ثَقَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۖ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَيُسَّسُ الْيَهُادُ﴾ (ال عمران)

”تجھے کافروں کا شہر میں چلنا پھرنا فریب میں نہ ڈال دے، یہ تو بہت ہی تھوڑا فائدہ ہے اس کے بعد تو ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتیں انسانوں کے لیے پیدا فرمائی ہیں، ان سے مسلم اور غیر مسلم ہر کوئی مستفید ہوتا ہے البتہ مسلم اس سے بقدر ضرورت فائدہ اٹھاتا ہے جبکہ غیر مسلم دنیا ہی کو اپنا مستقل ٹھکانہ سمجھ کر اسی کو جمع کرنے میں لگ رہتا ہے۔ کافروں کا تسلط، مادی ذرائع کی فراوانی، افواج کی قوت اور ان کا جدید ٹیکنالوجی سے لیس ہونا اور اپنی ثقافت کو عام کرنے کے لیے ترقی یافتہ اقوام کی طرح تمام وسائل بروئے کار لانا اور امت مسلمہ کا اقوام عالم میں ایک کمزور امت کے طور پر موجود ہونا یہ تمام چیزیں آج کے مسلمان کے دل میں ایک مایوسی اور ناامیدی کی جھلک پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ ایسے حالات میں مذکورہ آیت چراغ روشن کی طرح ہماری رہنمائی کرتی ہے اور اس حقیقت کی نقاب کشائی کرتی ہے کہ کافروں کی نقش پرستی اور ذرائع و وسائل کی فراوانی عارضی ہے جب کہ ایک مسلمان کے پاس ایمان کی دولت اور توحید کی نعمت ہے جس سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں اور اسی کی بدولت انہیں ابدی راحت اور فرحت میسر ہونے والی ہے:

﴿لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَ مَاعِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ لَا يَمُوتُونَ﴾ (البقرہ)

”لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ مہمانی ہے اللہ کی طرف سے اور نیک لوگوں کے لیے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہت بہتر ہے۔“ (آل عمران)

اب اگر ایک مسلمان دنیا کی نعمتوں اور اس فراوانی دولت کا جو کافروں کے پاس ہے موازنہ ان نعمتوں سے کرے جو آخرت میں اس مسلمان کو توحید اور تقویٰ کی بنا پر ملنے والی ہیں تو اسے کافروں کی ترقی پتھ معلوم ہوگی کیونکہ عنقریب یہ سب کچھ ختم ہونے والا ہے اور جماعت کفار اپنے فکری وجہ سے اپنی شان و شوکت کھو دے گی اور دنیاوی مال و متاع اور جدید اسباب کی فراوانی ان کے کچھ کام نہ آئے گی:

﴿لَئِنْ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ مَاتُوا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُفْعَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلٌّ اِلَّا اَرْضٌ ذَهَابًا ۖ لَوْ اَفْتَدَىٰ بِهٖ﴾ (ال عمران: 91)

”بے شک وہ لوگ جو کفر کریں اور مرتے دم تک کافر رہیں ان میں سے کوئی اگر فدیہ کے طور پر (نجات کے لیے) زمین بھر سونادے تو بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔“

ان سب حالات کا موازنہ نہ کر لینے کے بعد کسی بھی ذی شعور کو کفار کی ترقی، تسلط اور عارضی قوت و ہبت پر رشک نہیں آئے گا بلکہ ایک مومن کے لیے حقیقت کو پہچاننے میں مزید سہولت ہوگی کہ کافر اللہ کو بھول کر دنیا میں لگن رہ کر اپنی آخرت تباہ کر رہا ہے۔ جبکہ مسلمان دنیا اور اس کی متاع کو بھول کر اپنی آخرت کی فکر میں لگا ہے اور آخرت کی کامیابی ہی حقیقی کامیابی ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

دین کی حفاظت

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجُمْرِ"۔] (الترمذی)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب دین پر قائم رہنا یوں مشکل ہوگا جیسا کہ آگ کے انگارے کو پکڑنا ہے۔“

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا شمار فقہاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ 92ھ میں فوت ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو حمزہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے خادم خاص تھے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرب قیامت ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب دین پر قائم رہنا انتہائی مشکل ہوگا۔ رسومات اور بدعات عام ہو جائیں گی، خود ساختہ اعمال کو ثواب سمجھ کر ادا کیا جائے گا۔ بھلائی بہت کم اور برائی عام ہو گی اس وقت دین پر قائم رہنے والے کم ہوں گے اور انتہائی مشکلات اور سختیوں میں گھرے ہوں گے۔ فتنے عام ہوں گے اور لوگوں کا ایمان بھی کمزور ہو جائے گا۔ اکثر لوگ اللہ کو چھوڑ کر اس کی مخلوق کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھیں گے۔ ان حالات میں ایمان پر قائم رہنا بڑا مشکل ہوگا مگر اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو استقامت عطا فرمائیں گے اور ان کے لیے بڑا اجر و ثواب ہوگا۔ یہ مقام و مرتبہ ان لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے مشقت اور تکلیف اٹھا کر بھی اپنے ایمان کو قائم رکھا۔ ایسے لوگوں کی مثال رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمائی کہ جس طرح آگ کا دھنسنے والا انگارہ ہاتھ پر رکھنا مشکل ہے ایسے ہی ان حالات میں ایمان پر قائم رہنا مشکل ہوگا۔ ہمارا یہ دور حضور اکرم ﷺ کی پیشگوئی کے کس قدر قریب ہے۔ آج لوگوں کا ایمان کمزور ہو چکا ہے۔ دل نفرتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اخلاقی حالت ابتر ہو چکی ہے۔ میڈیا کی آزادی نے ہر شخص کو دین سے دور کر دیا ہے۔ محافل موسیقی اور اخلاق سوز ٹی وی پروگرامز لوگوں کے ایمان کو مزید کمزور کر رہے ہیں۔ لوگ دین کا راستہ چھوڑ کر برائی کی طرف مائل ہیں جو لوگ دین دار ہونے کے دعویدار ہیں وہ بھی باہم دست و گریباں ہیں ایک دوسرے کو کافر کہنا عام عادت ہو چکی ہے۔ محبت و پیار کہیں نظر نہیں آتا۔ قتل و غارت گری عام ہو چکی ہے۔ ان حالات میں دین پر قائم رہنے والے دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے اور کامیابی مشکلات کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ ہمیں اپنا دین بچانے اور دین پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

امام کعبہ کا کامیاب دورہ پاکستان

میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

زیر نظر سطور امام مسجد الحرام فضیلۃ الشیخ دکتور خالد بن علی الغامدی رحمہ اللہ کے دورہ کی روداد نہیں جبکہ ان کے دورہ سے متعلق بہت سی چیزیں گذشتہ شمارہ میں چھپ چکی ہیں۔ یہ تو ان کے گلستان خطابت میں سے چند پھول ہدیہ قارئین ہیں۔

امام حرم کی فضیلۃ الشیخ دکتور خالد بن علی الغامدی حفظہ اللہ پاکستان کا دورہ مکمل کر کے سرزمین حرمین شریفین پہنچ چکے ہیں۔ بیت اللہ (اللہ کا گھر) جو عظمتوں اور فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے، اس کے امام محترم کا پاکستان تشریف لانا اہل پاکستان کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ پھر جنہیں ان کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا ان کی قسمت کے کیا کہنے؟ مہمان گرامی کے دورے کا آغاز لاہور سے ہوا اور اسلام آباد میں اختتام کو پہنچا۔ وہ پروگرام کے مطابق جہاں بھی تشریف لے گئے اسلامیان پاکستان نے بلا امتیاز ان کا فقید المثال استقبال کر کے اپنی عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کیے اور دیدہ و دل فرس راہ کر دیئے۔

امام محترم نے جہاں بھی اپنے ایمان افروز خطاب سے لوگوں کو مستفید فرمایا وہاں اتحاد و اتفاق کی بات کو بڑی اہمیت دی۔ ایک مقام پر انہوں نے فرمایا کہ جب سب کا دین اللہ، کتاب کعبہ، رسول اور جنت ایک ہے تو پھر تفرقے کیوں؟ امت کو تفرقوں میں بٹ کر کمزور نہیں کرنا چاہیے۔ اسلام امن کا مذہب اور اتحاد و سلامتی کا دین ہے۔ پوری امت کا دل ایک ساتھ دھڑکتا ہے۔ آپ نے 24 اپریل کا خطبہ جمعۃ المبارک گریڈ مسجد بحریہ ٹاؤن لاہور میں ارشاد فرمایا اور کہا کہ ”فرقہ واریت اور مذہبی تعصب بہت بڑی برائی ہے۔ اسلام میں تشدد اور دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں۔“

25 اپریل کو فجر کی نماز منصورہ کی مسجد میں پڑھائی اور اپنے خطاب میں فرمایا کہ ”دشمن ہمارے درمیان نفرتیں پیدا کر کے ہمارے اتحاد اور یکجہتی کو توڑنا چاہتا ہے، ہمیں دشمن کی افواہوں پر کان نہیں دھرنے چاہئیں بلکہ ہمیں باہمی محبت اخوت اور بھائی چارے کو فروغ دینا چاہیے۔“ آپ نے ظہر کی نماز جامعہ اشرفیہ میں پڑھائی اور کہا کہ ”دونوں ملکوں کے عوام آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ میں سعودی بھی ہوں اور پاکستانی بھی اور پاکستانی عوام سعودی بھی ہیں۔“ آپ نے مغرب کی نماز بادشاہی مسجد میں پڑھائی اور اپنے خطاب میں فرمایا کہ ”میں پاکستانی بھائیوں کے لیے محبت، پیار اور خلوص کا پیغام لایا ہوں۔“ میاں شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنی ضیافت میں تمام مسالک کے نمائندوں کو مدعو کیا۔“

26 اپریل (اتوار) کو امام محترم مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مہمان تھے۔ امام مسجد الحرام الشیخ ڈاکٹر خالد بن علی الغامدی حفظہ اللہ ٹھیک 11 بجے مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ پہنچے۔ الشیخ محمد بن عطیہ الشریف جناب ابراہیم اخلو، مکتب الدعوة اسلام آباد کے مدیر الشیخ محمد بن سعد الدوسری اور جناب الشیخ بدر العتیمی ہمراہ تھے۔ امیر محترم بینئر پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) کی قیادت میں مرکزی و صوبائی قائدین نے بھی مہمانوں کا استقبال کیا۔ بعد ازاں جماعت کے قائدین اور مشائخ سے تعارفی نشست ہوئی۔ دفاتر کا معائنہ بھی فرمایا۔ پیغام جھیل کا وزٹ کیا اور انٹرویو بھی دیا۔ (جو اسی شمارہ میں شامل اشاعت ہے) مرکز کی زیر تعمیر مسجد میں نماز ظہر کی امامت فرمائی۔ مسجد اپنی وسعت کے باوجود تنگی داماں کا گلہ کر رہی تھی۔

اگلا پروگرام فلیمنز ہوٹل میں تحفظ حرمین شریفین کنونشن کا تھا۔ امام محترم دو بجے وہاں پہنچنے والے تھے۔ اس سے پہلے علماء کرام مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کے رہنما باہر لان میں امام محترم کی آمد کے لیے سراپا منتظر تھے۔ اسنے میں جناب ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ جناب مولانا محمد نعیم، بٹ، امیر پنجاب جناب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس، جناب محمد سلیمان منگل، دیگر رہنما ہال میں پہنچے تو اس سے واضح ہو رہا تھا کہ مہمان گرامی تشریف لایا ہی چاہتے ہیں۔ یہاں بھی تمام مسالک کے قائدین اور سیاسی رہنما سٹیج پر موجود تھے۔ اسی اثناء میں امام محترم تشریف لے آئے۔ امیر محترم بینئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اور ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے آگے بڑھ کر خیر مقدم کیا۔ ناظم اعلیٰ صاحب نے امام صاحب کو ان کی سیٹ تک پہنچایا۔ پورا ہال نعروں سے گونج اٹھا۔ وہ منظر دیدنی تھا۔ جناب ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد بعد ازاں ممتاز دینی سکالر

مدیر اعلیٰ
بشر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

1	درس قرآن و حدیث
2	اداریہ
4	احکام و مسائل
6	نیا خوشحال مین..... (عطیہ حرم)
10	امام کعبہ کا دورہ پاکستان
13	انٹرویو امام کعبہ الشیخ خالد بن علی الغامدی رحمہ اللہ
15	مکہ مکرمہ کی عظمت و نعمت
18	معراج مصطفیٰ اور جدید سائنس
21	ماورج کی حرمت
23	منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل
24	اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ ہفت روزہ ”اہل حدیث“
چوک اہل حدیث (المعرفہ بقی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ دی لی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
نی پیرچہ	15/- روپے

بینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”السر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھوڑا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

جناب چوہدری محمد بشیر نے کمپیٹرنگ کے فرائض نہایت خوبصورتی سے انجام دیئے۔ قاری محمد ابراہیم میر محمدی صاحب کی تلاوت قرآن پاک کے بعد ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے استقبالیہ کلمات عربی میں ارشاد فرمائے جن میں امام کعبہ ان کے رفقاء و فاقی وزراء کرام مذہبی جماعتوں کے قائدین علماء و مشائخ اور طلبہ کو خوش آمدید کہا۔ (استقبالیہ کلمات کا مکمل ترجمہ گذشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔) نیز یہ بھی کہا کہ سعودی عرب علم بھلائی اور انسانیت کا ملک ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لیے اس کی خدمات بے شمار ہیں۔ حرین کی تاریخی توسیع نہایت قابل داد ہے۔ مشاعر مقدسہ کی عظیم توسیع، حجاج اور معتمرین کی بے مثال خدمت قرآن کریم کی طباعت اور نشر و اشاعت کی خدمات بھی اس مملکت نے انجام دی ہیں۔ سعودی عرب وہ واحد ملک ہے کہ جہاں قرآن وحدیث کی اقدار عملی طور پر نافذ ہیں۔ آپ نے یہ یقین دہانی کروائی کہ حرین کی طرف کسی کا ہاتھ نہ بڑھنے دیں گے اور نہ ہی کسی کو نگاہ بدحرین کی طرف اٹھانے کی جسارت کرنے دیں گے۔ تحفظ حرین شریفین کنونشن جو امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی صدارت میں ہو رہی تھی اتحاد امت کا بہترین مظہر تھی۔ بین المسالک کی ہم آہنگی کی جو روایت قائم کی گئی اس کی مثال نہیں ملتی۔ تمام مسالک کے قائدین حکومت کے وزراء علماء و مشائخ، وکلاء جرنلسٹس اور نوجوان موجود تھے۔ مہمان گرامی نے شرکاء کا جذبہ عقیدت اور جوش و خروش دیکھ کر کہا تھا کہ دنیا میں کون ہو گا جو تم سے محبت نہ کرتا ہو۔ آپ نے اپنے خطاب میں یہ بھی فرمایا کہ باغی حوثی قبائل نے ابراہہ کی طرح حرم شریف پر حملے کی دھمکی دی اور قبضہ کرنے کا اعلان کیا اور یہ بھی کہا کہ ہم حرم شریف کو شہید کر دیں گے ان کے ان مذموم عزائم کے پیش نظر سعودی عرب نے بین میں مداخلت کی تاکہ آئینی حکومت بحال ہو۔ لوگ مصائب و آلام سے نجات حاصل کر سکیں اور فتنہ ختم ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے اس پلیٹ فارم پر تمام جماعتوں اور اسلامی تنظیموں کی بھرپور نمائندگی بڑی خوبصورت اور امید افزا چیز ہے۔ اس عظیم کارنامے پر تمام لوگ شکر یے کے مستحق ہیں۔ اللہ کی قسم! اس مبارک موقع پر تمام جماعتوں تنظیموں اور تحریکوں کی بھرپور شرکت سے ہمارا دل باغ باغ ہو گیا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں دوبارہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اس کے امیر بزرگوار امیر اور اپنے والد جیسے کرم علامہ ساجد میر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس پروگرام کا اہتمام کیا۔ لاہور میں امام صاحب کا یہ آخری پروگرام تھا۔ پھر اسلام آباد میں پارلیمنٹ ہاؤس کی مسجد میں نماز مغرب کی امامت فرمائی۔ نماز کے بعد اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو مسلمانوں کو آپس میں رابطے، یکجہتی اور اتحاد پر زور دیتا ہے۔

یکم مئی کا خطبہ جمعہ فیصل مسجد میں ارشاد فرمایا۔ لاکھوں افراد نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور خطبہ سنا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے صدر مملکت ممنون حسین وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف وزیر مملکت پیر امین الحسنات، سینیٹر راجہ ظفر الحق اور مسلم ممالک کے سفیروں نے بھی شرکت کی۔ امام محترم نے فرمایا کہ ”نبی اکرم ﷺ نے اخوت اور بھائی چارے کا عالمگیر نظام قائم کیا۔ امت کو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کی ضرورت ہے۔ امت مسلمہ کو عصر حاضر کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اتحاد و یکجہتی قائم کرنے اور تفرقہ بازی سے اجتناب کرنے کا درس دیا۔“

اس میں کوئی شک نہیں کہ امام صاحب کے دورہ سے ملک میں مزید یکجہتی اور اتفاق و اتحاد کی فضا پیدا ہوئی۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حرین شریفین کی حرمت کی پاسبانی کے لیے تمام اسلامی فریقے ہمیشہ اسلامی یکجہتی کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں۔ اب کسی طالع آزمایات کی جانب سے اسلامی سرزمین کو اگر کوئی خطرہ لاحق ہوا تو اسلام کی یکجہتی حرین شریفین کی پاسبانی کے لیے متحرک رہے گی۔ اب بھی دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ پاکستانی عوام اور حکومت سعودی عرب کی سلامتی کو لاحق خدشات کے پیش نظر حرین شریفین کی پاسبانی کے لیے سعودی عرب کے شانہ بشانہ کھڑے نظر آتے ہیں۔ امام محترم اپنا دورہ مکمل کر کے مراجعت فرما چکے ہیں مگر وہ اپنے حسن بیان اور باہمی محبت و مودت کی خوشبو اور حسین یادیں چھوڑ گئے۔ اللہ پاک انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے اور وہ حرم پاک میں اپنی سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی تلاوت قرآن پاک سے اہل ایمان کے دلوں میں ایمان تازہ کرتے رہیں۔

دفاع حرین شریفین ریلی کی کامیابی پر مبارکباد

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس، سینیٹر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ مولانا محمد نعیم بٹ، مولانا مبشر احمد مدنی، حافظ عبدالرزاق فاضل مدینہ یونیورسٹی، حافظ شاہد امین، مولانا محمد ابرار ظہیر، پروفیسر حامد الرحمن، حافظ بابر فاروق رحیمی، عبدالرحیم قریشی سمیت دیگر نے دفاع حرین شریفین ریلی کی کامیابی پر امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ممبر قومی اسمبلی) اور شرکاء کو مبارکباد دیتے ہوئے قائد ملت اسلامیہ پروفیسر ساجد میر کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ قائدین کا کہنا تھا کہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے عالم اسلام کے اتحاد اور حرین شریفین کے دفاع کے لیے قوم کو گولگو کی صورتحال سے نکالنے کے لیے مثالی کردار ادا کیا ہے۔ اہل اسلام ان کی قائدانہ صلاحیتوں پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ پروفیسر عبدالستار حامد نے کہا کہ دفاع حرین شریفین ریلی میں پاکستان اور سرزمین مقدسہ سے محبت رکھنے والوں کی کثیر تعداد نے شرکت کر کے اپنے جذبہ ایمانی کا ثبوت دیا اور صہیونی قوتوں کو واضح پیغام دیا ہے کہ جاز مقدس کا دفاع انہیں ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔ دریں اثناء ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس نے سعودی عرب کے دورہ کے بعد وطن واپسی پر آن لائن گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ دفاع حرین شریفین ریلی میں قائدین ملت اسلامیہ نے ان پراپیگنڈوں کی بھرپور طریقے سے وضاحت کی جو چند عناصر شاید ذاتی مفاد کی خاطر میڈیا کے ذریعے کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اہل پاکستان نے ابہام سے نکل کر بیت اللہ اور مدینہ منورہ کے دفاع کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ اب حکومت کو چاہیے کہ وہ کروڑوں مسلمانوں کے ایمان کی ترجمانی کرتے ہوئے سعودی حکومت کی فوجی مدد کرے۔ میاں محمود عباس نے کہا کہ میڈیا مغرب کی تقلید کرنے کی بجائے امت مسلمہ کے اتحاد اور عالم اسلام کے دفاع کے لیے اپنا مثبت اور مضبوط کردار ادا کرے۔ انہوں نے کہا چاند کی طرح سعودی عرب بھی ہمارا مخلص دوست ہے۔ ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کی سب سے پہلے مدد کی۔ میاں محمود عباس نے کہا کہ پاکستانی قوم اپنے محسن اور بے لوث دوستوں کی ہمیشہ قدر کرتی ہے۔ (منجانب: محمد ابرار ظہیر ترجمان مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب)

جانب
مولانا
حافظ
ابو عبد الستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ

علاء الدین میاں چترانویس پاکستان
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com



ستارے اور مستقبل

سوال کیا برج اور ستارے ہماری زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ کیا ان کے ذریعے مستقبل کی باتیں معلوم کی جاسکتی ہیں؟ آج کل اخبارات میں جو بڑے بڑے اشتہارات آتے ہیں ”جو چاہو پوچھو“ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

جواب مستقبل سے متعلقہ واقعات کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”کسی انسان کو پتہ نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا۔“ (لقمان: ۳۴)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ آنے والے وقت سے متعلقہ تمام معلومات اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھی ہیں، کوئی بھی انسان یہ معلوم نہیں کر سکتا کہ اس کا کل کس طرح گزرے گا یا پرسوں اس پر کیا بیتے گی۔ لیکن سیدھے سادے لوگوں کو مزید بے وقوف بنانے کے لیے اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات دیے جاتے ہیں کہ آپ کا کل کیسے گزرے گا اور آپ جو چاہیں پوچھیں؟ اسی طرح فٹ پاتھ پر بیٹھے بزم خویش ”پروفیسر“ طوطے کے ذریعے مستقبل کی خبریں دیتے ہیں، یہ سب جھوٹ اور فراڈ ہے اور اس کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ ایسے لوگوں کے پاس جا کر اپنی قسمت آزمائی کرنا اور ان کی باتوں پر عمل پیرا ہونا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سراسر نافرمانی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جو شخص کسی نجومی یا قسمت بتانے والے کی بات پر یقین کرتا ہے تو وہ حضرت محمد ﷺ پر اترنے والی تعلیمات کا انکار کرتا ہے۔“ (ابوداؤد الکلباتہ: ۳۹۰۴)

ایک دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کاھن، نجومی یا قسمت بتانے والے کے پاس آیا پھر اس کی بات پر یقین کیا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔“ (مسلم السلام: ۲۲۳۰)

اس قسم کی جادوگری کا پیشہ اختیار کرنے والے خود بد حالی کا شکار ہوتے ہیں، لوگوں کی جیبوں سے پیسہ نکالنے کے لیے اشتہار بازی کرتے ہیں۔ ان کے پاس جا کر اپنی قسمت معلوم کرنا اپنے ایمان سے محروم ہونا ہے۔ لہذا ان کے پاس نہیں جانا چاہیے اور نہ ہی ان کی باتوں پر یقین کرنا چاہیے۔

انٹرنٹ کے ذریعے نکاح

سوال ہمارے ہاں انٹرنیٹ کے ذریعے ایک نکاح ہوا، لڑکی والوں کے ہاں لڑکا موجود نہیں تھا البتہ اس کے عزیز واقارب موجود تھے اس کی بھی تصویر سکرین پر نمایاں تھی اور ایجاب وقبول بھی اس نے ہی کیا ہے، کیا اس طرح شرعی طور پر نکاح ہو جاتا ہے۔

جواب شریعت نے معاشرہ کو پاک صاف رکھنے کے لیے سنت نکاح کو اجاگر کیا ہے، اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی ہے: ”نکاح نگاہ کو نچا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔“ (بخاری النکاح: ۵۰۶۶)

اس نکاح کی کچھ شرائط حسب ذیل ہیں:

✽ میاں بیوی کا تعین ہوا اور وہ دونوں اس پر رضا مند ہوں۔

✽ عورت کے سر پرست کی اجازت اور رضامندی شامل ہو۔

✽ مجلس نکاح میں دو عادل گواہ موجود ہوں۔

✽ مہر بھی موجود ہو اور باقاعدہ نکاح کا اعلان ہو۔

اگر یہ شرائط پائی جائیں تو نکاح شریعت کے مطابق صحیح اور درست ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی شرط مفقود ہو تو شرعاً نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ دلہے کا مجلس نکاح میں ہونا شرط نہیں ہے اگر کسی طریقہ سے وہ خود یا اس کا وکیل ایجاب وقبول کرتا ہے تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے اگرچہ وہ ذاتی طور پر مجلس نکاح میں موجود نہیں ہوتا لیکن وہ بات چیت کر سکتا ہے بلکہ اس کی نقل وحکمت اور تصویر بھی نیٹ پر آتی ہے۔ لڑکی والے بھی اسے پہچانتے ہیں کہ یہ وہی شخص ہے جس سے ہماری بچی کا نکاح ہو رہا ہے۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جب ہجرت

کر کے سرزمین حبشہ روانہ ہوئیں تو وہاں ان کا خاوند عبید اللہ بن جحش مرتد ہو گیا اور نصرانی بن گیا۔ اسی حالت میں اسے موت آگئی۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی عدت ختم ہونے کے بعد شاہ حبشہ نجاشی رضی اللہ عنہ نے اسے پیغام نکاح بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ آپ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کی رضا مندی سے شاہ حبشہ رضی اللہ عنہ نے آپ کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کروا دیا اور اپنی طرف سے انہیں حق مہر ادا کر دیا۔ (ابوداؤد النکاح: ۲۰۸۶)

رسول اللہ ﷺ اس مجلس نکاح میں موجود نہیں تھے اس کے باوجود آپ کا نکاح سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ہوا پھر انہیں شریعت بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ طیبہ روانہ کر دیا گیا، بہر حال غریب پر نکاح صحیح ہے بشرطیکہ اس میں نکاح کی شرائط پائی جائیں۔ واللہ اعلم!

میج کے ذریعے طلاق

سوال میرے خاوند نے مجھے SMS کے ذریعے طلاق دی ہے کیا شرعی طور پر اس طلاق کا اعتبار کیا جائے گا جبکہ اس نے زبانی طور پر مجھے کچھ نہیں کہا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

جواب عقد نکاح کے بعد طلاق دینا خاوند کا حق ہے وہ بوقت ضرورت جب چاہے اسے استعمال کر سکتا ہے اسے زبانی طور پر ہی نہیں بلکہ تحریری طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”طلاق صرف اس کا حق ہے جس نے پنڈلی کو تھام رکھا ہے۔“ (ابن ماجہ الطلاق: ۲۰۸۱)

طلاق کے لیے عورت کی رضا مندی بھی ضروری نہیں، کیونکہ طلاق کے کئی اختیارات صرف خاوند کے پاس ہیں، بلکہ اگر کسی وجہ سے طلاق کا علم عورت کو نہ ہو تو بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ میج کے ذریعے طلاق دینا تحریری طور پر طلاق دینا ہے۔ جب اس امر کی تصدیق ہو جائے کہ طلاق کا میج واقعی اس کے خاوند کا ارسال کردہ ہے تو اس سے طلاق ہو جاتی ہے بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شرارت کے طور پر کسی کی بیوی کو طلاق کا SMS روانہ کر دیتا ہے۔ اس بناء پر اس کی تصدیق ضرور ہونا چاہیے کہ واقعی عورت کے خاوند نے ہی میج بھیج دیا ہے۔ یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ایک مجلس میں متعدد میج روانہ کرنے سے ایک ہی طلاق ہوگی اور اگر وقفہ وقفہ سے میج روانہ کیے ہیں مثلاً بفتہ یا مہینے کے بعد تو ہر میج سے طلاق ہو جائے گی۔ اس مقام پر بھی تصدیق کی جائے کہ وقفہ وقفہ سے واقعی اس کے خاوند نے SMS روانہ کیے ہیں یا نیٹ ورک کے ذریعے خود بخود میج بنتے رہے ہیں۔ کیونکہ ایسا ممکن ہے اگر نیٹ ورک کے ذریعے خود بخود SMS کی ترسیل ہوتی ہے تو اس سے ایک طلاق ہوگی۔ انہیں متعدد طلاقیں پر محمول نہیں کیا جائے۔ بہر حال طلاق زبانی ہو یا تحریری وہ تحریر قلم سے ہو یا SMS کے ذریعے ان سے طلاق ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم!

ادھار خریدنے کی ایک ناجائز صورت

سوال میں تجارت سے منسلک ہوں، مجھے بعض اوقات کچھ رقم کی ضرورت پڑتی ہے میں کسی سے ادھار پر کوئی چیز خرید لیتا ہوں پھر جس سے میں نے وہ چیز لی ہوتی ہے وہ نقد سستی قیمت سے مجھ سے وہی چیز خرید لیتا ہے اس سے مجھے رقم مل جاتی ہے۔ کیا اس طرح کی خرید و فروخت جائز ہے؟

جواب کسی حرام چیز کو مختلف ذرائع سے حلال و جائز بنانے کی کوشش کرنا باعث لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو اس لیے ملعون ٹھہرایا کہ انہوں نے حرام کردہ چیزوں کو مختلف حیلوں سے حلال کرنے کی کوشش کی۔ صورت مسئلہ میں بھی اسی طرح کے ایک حیلہ سے کام لیا گیا ہے جس میں ایک حرام چیز کو حلال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ طے شدہ اضافہ کی شرط سے قرض لینا سود ہے۔ اب اس سود کو خرید و فروخت کے ذریعے حلال کرنے کی کوشش کرنا ناجائز حیلہ ہے جس کی شریعت میں اجازت نہیں۔ شرعی اصطلاح میں اسے بیع عینہ کہا جاتا ہے اور وہ یہ ہے: ”کوئی آدمی کسی چیز کو مقررہ قیمت پر معین وقت کے لیے فروخت کرے، پھر میعاد پوری ہونے پر خریدار سے وہی چیز کم قیمت پر خرید لے۔“

اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی حسب ذیل ہے: ”جب تم بیع عینہ کرنے لگو گے اور بیلوں کی دُیں پکڑ کر کھیتی باڑی میں لگن ہو جاؤ گے اور جہاد ترک کر دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دیں گے اور یہ ذلت اس وقت تک تمہارا مقدر رہے گی جب تک تم اپنے دین کی طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔“ (ابوداؤد الاجارہ: ۳۳۶۲)

اسی طرح ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ مجھ سے زید بن ارقم نے ایک غلام آٹھ سو درہم میں ادھار خریدا ہے پھر وہی غلام میں نے چھ صد درہم میں ان سے نقد قیمت ادا کر کے خرید لیا ہے۔ اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”تم نے بہت بُری خرید و فروخت کی ہے۔“ (تہذیبی، ج ۵، ص ۸۴۰)

بہر حال ایک چیز کا کسی سے ادھار خریدنا پھر وہی چیز اصل مالک کو کم قیمت پر نقد فروخت کر دینا بیع عینہ کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس میں سود کی شکل پائی جاتی ہے۔ سوال میں ذکر کردہ معاملہ بھی اسی طرح کا ہے لہذا یہ ناجائز اور حرام ہے۔ واللہ اعلم!



نبی و صالحین

ترجمہ - جناب محمد ہاشم یزبانی / محمد عاطف الیاس

نظرانی

جناب حافظ عبدالحمید ازہر

ابا بعد:

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر وقت اسے یاد رکھو، اس کی اطاعت کرو اور معصیت سے دور رہو، اپنی آخرت سنو اور دنیا کی زیب و زینت سے چوکنے رہو، اس کی وجہ سے غفلت میں نہ پڑ جاؤ، کیونکہ غنی و فقیر کی ٹھیک ٹھیک تقسیم تو اس وقت ہوگی جب لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کے بعد پیش گئے، پھر یا جنت کی طرف جائیں گے تو یا جہنم کی آگ میں پھینک دیے جائیں گے:

﴿يَوْمَئِذٍ يَصُدُّ النَّاسُ أَسْتَاتًا لِّبُؤْسِ أَعْمَالِهِمْ ۖ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ (الزلزلة)

”اُس روز لوگ متفرق حالت میں پیش گئے تاکہ اُن کے اعمال اُن کو دکھائے جائیں۔ پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔“

مسلمانو! طوفان میں لپٹے، سخت فیصلوں کے دن ابھی ابھی گزر رہے ہیں، جن کے بعد، الحمد للہ، نصرت و مدد سے آنکھیں کھنڈی ہوگئی ہیں:

﴿وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾ (ال عمران)
”فتح و نصرت جو کچھ بھی ہے اللہ کی طرف سے ہے جو بڑی قوت والا اور دانا و مینا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے ایمان اور سنت رسول ﷺ کو سر بلند کر دکھایا ہے، برائی، ظلم اور زیادتی کمزور کر دکھائی ہے۔ اس پر اللہ کے لیے بے حد تعریف ہے، توفیق عطا فرمانے اور بے حد فیاضی پر اسی کا شکر ہے۔

سعودی عرب، جنگوں کی طرف بلانے والا ملک نہیں ہے، نہ اس کی تاریخ میں کہیں زیادتی یا شدت

پسندی ہے، تاہم ”اگر نیزوں کے سوا کوئی سواری ہی نہ ہو، تو انہی پر سوار ہو جانے کے سوا اور کیا چارہ ہے؟“
سعودی عرب نے حق کو حق کر دکھانے کے لیے، باطل کو اپنی جگہ روکنے، مقدسات کی حمایت و دفاع، مسلمانوں کی عزت کی حفاظت اور یمن کے لوگوں کی نصرت اور مدد کرنے کے لیے اس بابرکت اتحاد کی قیادت کی ہے۔ اس اتحاد کے شرکاء اور اسکے جنگی ہتھیاروں میں اللہ نے برکت ڈالی ہے اور اس کی مراد پوری کر دی ہے۔ اس پر بھی تمام جہانوں کے پروردگار کے لیے ہی ساری حمد و ثناء ہے۔

سعودی عرب کی عزت اور اس کے قوت فیصلہ کے کیا کہنے! اسی نے ”عاصفۃ الحرم“ کی ابتدا کا اعلان کیا،

سعودی عرب نے حق کو حق کر دکھانے کے لیے، باطل کو اپنی جگہ روکنے، مقدسات کی حمایت و دفاع، مسلمانوں کی عزت کی حفاظت اور یمن کے لوگوں کی نصرت اور مدد کرنے کے لیے اس بابرکت اتحاد کی قیادت کی ہے۔

پھر اسے مکمل کرنے کا اعلان کیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے اسی نے پورے معاملے کو اپنے سر لیا اور پھر توحید و نصرت کا علم بلند کیا:

﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝﴾
”اللہ زبردست اور حکیم ہے یہ اس کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اور وہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔“ (الجمعة)

مسلمانو! اس جنگی طوفان کی برکات میں سے ہے کہ رنگ آلود دل آبِ امید سے سیراب ہو گئے، وہ دل کہ جنہیں مایوسی کا اندھیرا فاف کیے جاتا تھا، وہ مایوسی اور ذلت کی تاریک رات دیکھ رہے تھے، تاہم یہ رات طویل نہ ہونے پائی، بلکہ جلد ہی بشارتیں دیتی ہوئی، ذلت دور کرتی ہوئی، میزان بدل ہوئی اور پالیسیاں تبدیل کرتی ہوئی

تاریخ کا حصہ بن گئی۔

اس سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ امت کی بیداری، مایوسی لوگوں کی سوچ سے قریب تر ہے، اور اس کی پلٹ، ناامیدوں کے گمانوں سے آسان تر ہے، تاہم وقت مقررہ کا آنا لازم ہے، اور امت کا علم سر بلند کرنے کے لیے اور اس کی قیادت و سیادت لوٹانے کے لیے کچھ لوازمات کا ہونا ناگزیر ہے۔ جب یہ لوازمات پورے ہو جائیں تو دیکھیے کہ نبی ﷺ کے مکہ مکرمہ سے بے یار و مدد گار نکالے جانے اور کسریٰ و قیصر تک آپ کی حکومت کی رسائی میں صرف پندرہ سال کا عرصہ ہے۔ اللہ سے امید ہے کہ وہ ہماری امت اور مسلمان ممالک پر بے حد فضل و کرم فرمائے گا۔

مؤمنو! واضح فتح اور نمایاں سر بلندی کے باوجود مؤمن دو جہانوں کے سردار ﷺ کی سنت سے آگے نہیں بڑھتا، آپ ﷺ کی سنت کی اتباع سے، اور ان کی شریعت پر عمل سے ہی اللہ نے

ہمیں شرف عطا فرمایا ہے۔ بھلا مؤمن آپ ﷺ کی سنت سے کیوں کر ہٹ سکتا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خبردار بھی کیا ہے:

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ﴾ (الانفال: 47)

”اور اُن لوگوں کے سے رنگ ڈھنگ نہ اختیار کرو جو اپنے گھروں سے اترتے اور لوگوں کو اپنی شان دکھاتے ہوئے نکلے۔“

اسی طرح فرمایا:

﴿إِن يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَإِن يَنْصُدْ لَكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ﴾ (ال عمران: 160)

”اللہ تمہاری مدد پر ہو تو کوئی طاقت تم پر غالب آنے والی نہیں، اور وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے

کیونکہ سنتِ مدافعت تو قیامت تک قائم ہے اور جب تک دنیا قائم ہے، حق و باطل کی جنگ بھی برقرار ہے۔ اللہ نے فرمایا:

﴿وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلِيُمَخِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ الْكَافِرِينَ ۝ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنَّ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الضَّالِّينَ ۝﴾ (ال عمران)

”یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں تم پر یہ وقت اس لیے لایا گیا کہ اللہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم میں سچے مومن کون ہیں، اور ان لوگوں کو چھانٹ لینا

بعد کون ہے جو تمہاری مدد کر سکتا ہو؟“
قابل غور بات ہے کہ غزوہ بدر میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام کو فتح ملنے کے بعد آیات نازل ہوئیں تو ان میں جنگی مہارت کی تعریف اور فتح کے گن نہ تھے، بلکہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا:

﴿وَمَا الْبَصَرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝﴾ (ال عمران)
”فتح و نصرت جو کچھ بھی ہے اللہ کی طرف سے ہے۔“
اسی طرح فرمایا:

﴿وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۝﴾ (ال انفال: ۱۷)
”اور تو نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا۔“
پھر فرمایا:

﴿وَلَقَدْ تَصَرَّكُمُ اللَّهُ بَدْرًا ۚ أَنْتُمْ أَوَّلُهُ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝﴾
”آخر اس سے پہلے جنگ بدر میں اللہ تمہاری مدد کر چکا تھا حالانکہ اس وقت تم بہت کمزور تھے۔“ (ال عمران)

فتح مکہ کے وقت جب آپ ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ، بہترین لشکر اور اعلیٰ ترین دستوں کے ساتھ فاتح بن کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار سورۃ فتح پڑھتے ہوئے داخل ہوئے! (بخاری)

محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ انہیں عبد اللہ بن ابوبکر نے بتایا کہ آپ ﷺ جب مکہ مکرمہ داخل ہوئے تو اللہ کا فضل و کرم اور احسان دیکھ کر اپنا سر نیچے کیے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا سرو اونٹنی کی کواں کو چھونے لگا تھا۔ حافظ بیہقی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ”آپ ﷺ فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں خشوع کے ساتھ سر نیچے کیے ہوئے داخل ہوئے تھے۔“

مسلمانو! مومن ایک معرکہ میں کامیابی پر اکتفا نہیں کرتا۔ مومن کی تو ساری زندگی نصرت اور عزت سے مالا مال رہنی چاہیے۔ نصرت کا کمال اس بات میں پنہاں ہے کہ اصولوں پر ڈٹا جائے اور مادی الہی کو پورا کیا جائے۔

فتح و نصرت کے حصول کے لیے پانچ بنیادی باتوں کا ہونا لازمی ہے:
① اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا ② اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ③ اتفاق و اتحاد پیدا کرنا ④ ناکامی اور ذلت کا موجب بننے والے اعمال اور تفرقہ بازی سے بچنا اور ⑤ پانچواں صبر کرنا۔

چاہتا تھا جو واقعی (راستی کے) گواہ ہوں کیونکہ ظالم لوگ اللہ کو پسند نہیں ہیں۔ وہ اس آزمائش کے ذریعہ سے مومنوں کو الگ چھانٹ کر کافروں کی سرکوبی کر دینا چاہتا تھا۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں کون وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جانیں لڑانے والے اور اس کی خاطر صبر کرنے والے ہیں۔“

لیکن بالآخر متقین کی کامیابی، اللہ کا اٹل ضابطہ اور پختہ وعدہ ہے، یہ نہ کبھی ٹوٹ سکتا ہے اور نہ کبھی اس کی نصرت رکھنے والی ہے:

”یقین جانو کہ ہم اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی مدد اس دنیا کی زندگی میں بھی لازماً کرتے ہیں، اور اُس روز بھی کریں گے جب گواہ کھڑے ہوں گے۔“

حالات جس رخ بھی پلٹ جائیں، انجام بھر حال یہی ہوتا ہے:

﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِجِئَانَا الْمُرْسَلِينَ ۚ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ۚ وَإِنْ جُنَدُنَا لَهُمُ الْغَلِيْبُونَ ۝﴾ (ال صافات)

”اپنے بھیجے ہوئے بندوں سے ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی۔ اور ہمارا لشکر ہی غالب ہو کر رہے گا۔“

قرآن کریم کی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جنگوں کی بہترین منصوبہ بندی بتائی ہے۔ فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا ۚ وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۚ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝﴾

”اے ایمان لانے والو، جب کسی گروہ سے تمہارا

مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، توقع ہے کہ تمہیں کامیابی نصیب ہوگی۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“ (ال انفال)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو پانچ چیزوں کی ہدایت فرمائی ہے۔ جس گروہ میں یہ سب اکٹھی ہو جائیں، فتح اس کا مقدر ہوتی ہے، جم کر مقابلہ کرنا، اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا، اتفاق و اتحاد پیدا کرنا، ناکامی اور ذلت کا موجب بننے والے اعمال اور تفرقہ بازی سے بچنا اور پانچواں، صبر کرنا۔

یہ وہ پانچ صفات ہیں کہ جن کی بناء پر نصرت و فتح نصیب ہوتی ہے۔ اگر یہ ساری نہ پائی جائیں تو جس قدر ان میں کمی آتی جائے گی اسی قدر فتح کی توقع بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ صحابہ کرام نے تمام اوصاف کو اپنا لیا تھا، اسی لیے دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہ کر پائی۔ انہوں نے پوری دنیا فتح کر ڈالی۔ ساری زمینیں ان کے سامنے سرنگوں ہو گئیں۔ لیکن جب بعد کے لوگوں میں یہ صفات کم ہونے لگیں تو ان کی جو حالت زار ہوئی وہ سب کے سامنے ہے۔

اللہ کے بندو! اے مسلمانو! ہماری امت حق و باطل کے ایک معرکہ سے گزر رہی ہے، وہ دین حق اور اپنی مقدس زمین کا دفاع کر رہی ہے اور مسلمانوں کی سرزمینوں کی حفاظت کر رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ نے ہمیں بہت طاقت سے نوازا ہے، ہمیں جنگی - از و سامان عطا فرمایا ہے، قوت فیصلہ اور ہمت جو ان عطا فرمائی ہے۔ لیکن ہمیں کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ ہم اللہ کی مخلوق ہیں اور اسی کی مدد سے ہم خاتم النبیین ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور کتاب و سنت کو تھامے رکھتے ہیں۔ اس وقت ہمیں زیب دیتا ہے کہ ہم رب کریم سے قریب تر ہو جائیں اور فتح کے شرعی اسباب پورے کرنے کی جدوجہد کریں۔

توحید الہی فتح اور غلبہ کا بڑا کارگر ہتھیار ہے:

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ۚ وَ لِيُؤْتِيَنَّهُمْ
دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ
وَلِيُخَلِّفَهُمُ فِي بَعْدِهِ
خَوْفَهُمْ أَثْمًا﴾ (النور: 55)

”اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے اُن لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح اُن سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے، اُن کے لیے اُن کے اُس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دے گا جسے اللہ تعالیٰ نے اُن کے حق میں پسند کیا ہے، اور اُن کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا۔“

غور کیجیے کہ توحید کے قائل، کتاب و سنت کا دفاع کرنے والے اور نفس کو خدا بنانے والے، گمراہ میں کتنا فرق ہے!

تو اپنے رب کی نعمتوں کو پہچانیے کہ اسی نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی ہے، اللہ کے راستے پر چلو، نیک اعمال کے ذریعے قرب الہی کے متلاشی رہو، برائیوں اور خطاؤں سے دور رہو اور خاص طور پر کھلے عام گناہ کرنے سے باز رہو کیونکہ ایسے گناہ ذلت و ندامت کا باعث ہیں۔

فلکست کے اسباب میں نمایاں سبب یہ ہے کہ

مسلمان مختلف علاقوں میں اور متفرق ممالک میں کھلے عام برائیاں کرتے پھرتے ہیں، پھر انہیں کوئی روکنے کی زحمت بھی نہیں کرتا، نہ ہی کوئی انہیں نصیحت کرنے پر آمادہ ہوتا ہے! ہائے افسوس! کہ یہ رویہ مسلمان ممالک میں پھیل گیا ہے اور اسی وجہ سے شب و ذلت طویل تر ہوتی چلی جا رہی ہے، فتح و نصرت دور ہوتی جا رہی ہے اور اللہ کا فضل و کرم اور لطف و احسان اٹھتا جا رہا ہے۔

صحیح حدیث میں آتا ہے:

”جب لوگ برائی دیکھتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش نہیں کرتے تو اللہ کا عذاب ان سے قریب ترین ہو جاتا ہے۔“

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحَادِّثُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ﴾ (المجادلة)

تفرقہ پھیلانے والے، اندرونی ساخت تباہ کرنے والے ہر عمل سے بچو، ہر طرح کے اختلاف چھوڑ دو، اُس عمل کی طرف توجہ مرکوز رکھو، جو ہم کرنے جا رہے ہیں۔ کیونکہ مسلمان معاشروں میں اخوت و وحدت کی فضا اختیار کرنی چاہیے۔

”یقیناً ذلیل ترین مخلوقات میں سے ہیں وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتے ہیں۔“

اللہ نے تمام مخلوقات کو اپنے قبضہ قدرت میں رکھا ہے، اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتی، نہ کوئی متحرک چیز اس کی مرضی کے بغیر رک سکتی ہے! اس کا مقابلہ کون کر سکتا ہے!

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى النَّجِيِّ الَّذِي لَا يُؤْتِي لَكَ خَبْرًا يُحْدِثُ بِهِ بِذُنُوبِكُمْ عِبَادًا خَابَرًا﴾
”اُس خدا پر بھروسہ رکھو جو زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں، اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اپنے بندوں کے گناہوں سے بس اُسی کا باخبر ہونا کافی ہے۔“ (الفرقان)

اے اللہ! ہمیں اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ نہیں۔ ہم تو تیری قوت و طاقت کے بھروسہ پر ہیں۔

﴿فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ وَ تَجْعَلْنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ (ہونس)

”ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا، اے ہمارے

رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لیے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہم کو کافروں سے نجات دے۔“

مسلمانو! ایک ہی کلمہ پر اکٹھے ہو جانے کا دن آچکا ہے اور صفیں درست کر لینے کا وقت آن پہنچا ہے۔ تو اے مسلمانان عالم! علماء اور حکمرانوں کے گرد اکٹھے ہو جاؤ۔

﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَعَتَقَفَسُكُمُ أَزَكَّ هَبْ رِيحُكُمْ﴾
(الانفال: 46)

”آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے۔“

تفرقہ پھیلانے والے، اندرونی ساخت تباہ کرنے والے ہر عمل سے بچو، ہر طرح کے اختلاف چھوڑ دو، اُس عمل کی طرف توجہ مرکوز رکھو، جو ہم کرنے جا رہے ہیں۔ کیونکہ مسلمان معاشروں میں اخوت و وحدت کی فضا

اختلافات سے پاک رہنی چاہیے۔

سب فرزندان امت اپنی جگہ امت کے فائدے میں لگے ہیں۔ تو لوگو! ایک دوسرے کی طعن و تشنیع اب بہت ہو چکی۔ خدا را اب تو اختلافات چھوڑ دو، لڑائیاں بھلا دو۔

چوکنے رہیے! ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی خواہش آپ کو غلط خبریں نقل کرنے پر آمادہ نہ کر دے! افواہوں اور خود ساختہ خبروں سے چوکنے رہیے۔ کیونکہ بہت سی خبریں دشمن ہمارے اندر پھیلاتا ہے اور نادانان کے پھیلانے میں دشمن کا ساتھ دے بیٹھتے ہیں اور پھر یہ افواہیں امت کی قوت و دست کمزور کر ڈالتی ہیں۔

جوان سپاہیوں کی پشت پر آپ ہی ہیں۔ ان کی مدد کیجیے، انہیں ہمت دلائیے، انہیں خوش کیجیے، ان کی تائید کیجیے، اور ان کے گھر والوں کے ساتھ بہترین معاملہ کیجیے، کیونکہ وہ آپ کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے جان داؤ پر لگائے کھڑے ہیں۔

ہماری اور اہل یمن کی ایک ہی ترجیحات ہیں، ہم بھائی بھائی ہیں، ہمارا اور ان کا دشمن ایک ہی ہے۔ یہ جنگ یمن کے خلاف نہیں بلکہ یہ یمن اور ایمانیوں کی جنگ ہے۔ یمنی بھائیوں کے ساتھ مل کر رہیے ان کی مصیبت میں ان کو دلا سہ دیجیے۔ موقعوں سے فائدہ اٹھانے والوں اور شور و غل مچانے والوں سے چوکنے رہیے۔ اپنا شعار بنائیے کہ آج ہم سب یمنی ہیں۔

ان حالات میں دعا کے ذریعے اللہ سے قریب ہونے کی کوشش میں لگے رہیے، اعمال صالحہ کرتے رہیے، کیونکہ سچے دل اور نیک دعائیں ناقابل شکست ہتھیار ہیں۔

﴿وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (الانفال)

”فتح و نصرت جو کچھ بھی ہے اللہ کی طرف سے ہے د بڑی قوت والا اور دانا و پیتا ہے۔“

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء اور درود و سلام کے بعد!

بلادِ حرمین شریفین اور ان کے ہم نوا تمام حلیف ممالک کا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ اس ”عاصفۃ الحزم“ کا مقصد عظیم بلادِ یمن میں امن کا قیام، ظالموں کی زیادتی کو تھمس نہس کرنا اور امت مسلمہ اور اس کے مقدس مقامات کو گھیرنے والے خطرات کو ختم کرنا تھا۔ اب جب کہ مطلوبہ مقصد پورا ہو چکا ہے تو مزید جنگ اور لڑائی کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ معززِ یمنی قوم کی امنگیں پھر سے بیدار ہو چکی ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے محنت و کوشش میں برکت نازل فرمائی اور تمناؤں اور آرزوں کو پورا کر دکھایا۔

یہاں پر سعودی حکومت کے اصول و مبادی کو یہ کریڈٹ ملنا چاہیے کہ انہوں نے ایک ایسے طوفانی معرکے کا آغاز کیا تھا جس نے ایک مہینے سے بھی کم وقت میں اپنا ٹارگٹ حاصل کر لیا۔ مقصد حاصل ہو جانے کے بعد اس طوفان کو روک دینا بھی حکومتِ سعودی عرب کی دانش مندی کی دلیل ہے۔ اللہ کے فضل سے ان حادثات سے جھوٹے لوگوں کا کھوٹ اور فسادِ لوگوں کے عیوب کھل کر سامنے آچکے ہیں۔

اے وہ بادشاہ معظم کہ جس نے اہل صنعاء کی پکار پہ اس وقت لبیک کہا جب اس پر مصیبتوں کا طویل عرصہ گزر چکا تھا اور ہر سمت بیماری ہی بیماری تھی۔ یعنی عربوں کو اس اجنبی اور غبی طاقت سے شکایت تھی جو اسے ٹارگٹ بنانا چاہتی تھی۔ انہیں اس بات کا احساس نہیں تھا کہ معزز آدمی بھی اس کا انکار کر دیتا ہے جو اس سے اعراض کرے۔ چنانچہ آپ نے ان دشمنوں کے جال پہ ایسا کاری حملہ کیا کہ وہ ٹوٹ پھوٹ گیا۔ آپ نے دشمن کی ہر سواری کو چاروں شانے چت کر دیا، اسے تو لگتا ہی نہ تھا

کہ کبھی یہ قوم بھی بیدار ہوگی اور دشمن کے تسلط کو جھٹک کر رکھ دے گی۔

اُدھر شام بھی زخمی ہے اور وہاں کاروبار زندگی بہت مخدوش حالات کا شکار ہے۔ اپنی مکمل توجہ اور انہماک سے شامی لوگ آپ سے التماس کر رہے اور دشمن کے خلاف آپ کے حملے کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ ایک ایسا عالم حکمران ہے کہ جسے عزت آبرو کی کوئی پروا نہیں، اس نے دھوکہ دہی سے اپنی قوم پر ظلم اور بے انصافی کی اور اسے اضطراب میں مبتلا کیا۔ اسے ان پر ذرہ برابر بھی رحم نہیں آتا، رحمدلی تو جیسے غائب ہی ہو گئی ہے۔ بے شمار خاندانوں نے اُس سرزمین سے ہجرت کی راہ اختیار کی اور اُلم و تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ ہر طرف موت اپنا منہ کھولے کھڑی ہے اور بھوک نے معصوم بچوں کو موت کے منہ میں دھکیل رکھا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے عزمِ مصمم سے بلادِ شام سے مصیبت کے بادل چھٹ جائیں اور کمزور اور متغیر چہروں کو بھی خوشی اور تروتازگی نصیب ہو۔ اوپر بیٹھا ہوا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس پکار پہ لبیک کس نے کہا اور اس کی راہ میں روڑے کس نے اٹکائے۔ پاک ہے وہ بادشاہوں کا بادشاہ کہ جس کی دنگیری کا کوئی بدل نہیں۔

اے ہمارے بہادر سپاہیو اور سرحدوں کے محافظ مجاہدو! بلاشبہ تم نے مسلمانوں کے ملک سے برائی کو دور کیا اور حق و انصاف کا پرچم بلند کیا ہے۔ تمہیں شرف و عظمت کا بلند ترین مقام ملا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے امید کرتے ہیں کہ تمہارا یہ عمل جہاد فی سبیل اللہ، تمہاری مددِ عظیم فتح اور فوت ہو جانے والوں کی موت شہادت شمار ہوگی۔ اللہ سے ثواب کی امید رکھو اور صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ تمہاری اس پیش قدمی سے امت میں امید کی کلیاں پھر سے کھل اٹھی ہیں اور تمہارے جرأت مندانہ اقدامات سے وہ پرانی امنگیں پھر سے بیدار ہو چکی ہیں کہ شاید اس عزم و ہمت کی برکت سے لوگوں کو ان کے حقوق واپس مل جائیں اور کھوئی ہوئی شان و شوکت پھر سے ہمارا مقدر ہو۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ تعداد کی کثرت اور طاقت کی فراوانی تمہیں غرور اور تکبر میں مبتلا نہ کر دے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بہترین مجاہدین یعنی صحابہ کرام کا بھی خوب محاسب کیا تھا جب غزوہ حنین کے موقع پر

کثرت تعداد کی وجہ سے وہ ذرا بڑائی میں آگئے تو رسول اللہ ﷺ کی موجودگی سے بھی انہیں فائدہ نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَقَدْ لَصَّكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۚ وَ يَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كُنُوزُكُمْ فَلَمْ تَغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا﴾ (التوبة: 25)

”اللہ اس سے پہلے بہت سے مواقع پر تمہاری مدد کر چکا ہے ابھی غزوہ حنین کے روز (اُس کی دنگیری کی شان تم دیکھ چکے ہو) اس روز تمہیں اپنی کثرت تعداد کا غرہ تھا مگر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی۔“

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔ ملک کے اندر اور حدود ملک کی حفاظت پر مامور تمام سیوری والوں کے لیے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے، تمہارا دھیان رکھے، تمہیں اپنی مدد سے نوازے، تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے، تمہارے لیے مجاہدین اور محافظین سرحدوں والا اجر مقدر کر دے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو مکمل فتح اور عافیت کی نعمت سے بہرہ مند فرمائے۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو سر بلند فرما اور باغیوں، فسادیوں اور الحاد کرنے والوں کو ذلیل و خوار کر دے۔ اے اللہ، اے رب العالمین! اس امت کو رشد و ہدایت والا ایسا مضبوط معاشرہ عطا فرما کہ جہاں تیرے اطاعت گزاروں کی عزت اور تیرے نافرمانوں کی رہنمائی کا سامان موجود ہو اور جہاں اُمر بالمعروف ونہی عن المنکر جیسا عظیم فریضہ انجام دیا جاتا ہو۔ اے اللہ، اے رب العالمین! جو کوئی ہمارے، ہمارے ملک، اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بری سوچ رکھے تو اسے اس کے خود کے ساتھ ہی مشغول رکھنا، اس کی چال کو الٹا اسی پر پھیر دینا اور اسے حوادثِ زمانہ میں الجھا دینا۔ اے رب العالمین! تیری راہ میں لڑنے والے فلسطینی اور ہر جگہ پر موجود مجاہدین اسلام کی مدد فرما۔ اے اللہ! ظالموں کے ظلم اور قابضوں کی زیادتی سے مسجد اقصیٰ کو آزادی نصیب فرما۔ آمین!



امام کعبہ کا دورہ پاکستان

تحریر: جناب ڈاکٹر حافظ عبدالمکرم رحمہ اللہ

امام کعبہ شیخ خالد الغامدی رحمہ اللہ پاکستان سے محبتیں سمیٹ کے واپس حرمین شریفین پہنچ گئے ہیں۔ امام کعبہ کواہل پاکستان سے جو محبت اور پیار ملا اور جس طرح انکا فقید المثال اور پرتاک استقبال کیا گیا اس کی نظیر نہیں ملتی۔ لاہور کے فرزندان توحید کی حالت تو اس شعر کے مصداق تھی کہ

دل محو انتظار ہے آنکھیں ہیں فرش راہ
آو کبھی تو چاہنے والوں کے شہر میں

خالد بن علی بن عبدان الانبجی الغامدی حفظہ اللہ تعالیٰ حرم کی میں امام ہیں۔ آپ کا تعلق سعودی عرب کے مغرب میں سرات نامی پہاڑی سلسلے کے غامد علاقے میں واقع قبیلۃ بنی خثیم کے انسبشی قبضے سے ہے۔

شیخ خالد الغامدی 1388ھ کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مکہ مکرمہ میں حاصل کی۔ 1406ھ میں ام القری یونیورسٹی میں داخل ہوئے اور دعوت و اصول دین کالج کے شعبہ کتاب و سنت سے امتیازی درجے سے گریجویشن کیا اور 1416ھ میں ام القری یونیورسٹی کے قرآن کریم کالج کے شعبہ قراءت سے ماسٹر کیا۔ 1421ھ میں شیخ خالد الغامدی نے ام القری یونیورسٹی کے مذکورہ کالج سے قراءت قرآن کریم اور قرآنی علوم پڑھ کر ڈاکٹریٹ کی، ڈاکٹریٹ کے لیے آپ نے تفسیر غلابی پر تحقیقی مقالہ تحریر کیا۔ شیخ خالد الغامدی کی غیر معمولی صلاحیتوں اور گریجویشن کے امتحانات میں امتیازی درجات سے کامیابی پر ام القری یونیورسٹی کے ذمہ داران نے آپ کو دوران تعلیم ہی ام القری یونیورسٹی کے دعوت اور اصول دین کالج کے شعبہ قراءت میں لیکچرار کی حیثیت سے مقرر کر دیا تھا۔ تاہم آپ کا رسمی طور پر تقرر 1422ھ میں عمل میں آیا، اسی سال شیخ خالد شعبہ قراءت میں میڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ کے عہدے پر فائز ہوئے اور اس شعبے میں دو برس تک خدمات سرانجام دیں۔

1423ھ میں وزیر اسلامی امور اور دعوت و ارشاد کے حکم پر شیخ خالد کو مٹی کی مسجد خیف میں رسمی طور پر امام مقرر کیا گیا۔ 1426ھ سے آپ دعوت اور اصول دین کالج میں انڈر سیکریٹری کے منصب پر فائز ہیں۔ 25 ذی قعدہ 1428ھ کا دن شیخ خالد الغامدی کی زندگی کا وہ موڑ ہے، جہاں سے انھیں دنیا بھر کے مسلمانوں کی امامت اور انھیں خطاب کرنے اور حرم کی میں اپنی مسوورکن اور رقت آمیز آواز میں تلاوت کلام پاک سے مستفید کرنے کا موقع ملا۔ اسی تاریخ کو خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود نے شیخ خالد بن علی الغامدی کے حرم کی میں امام نامزد کیے جانے کا فرمان جاری کیا۔ اس طرح شیخ خالد الغامدی نے 1429ھ کے آغاز سے حرم کی میں باضابطہ امامت کے فرائض انجام دینا شروع کر دیئے۔

شیخ خالد الغامدی رحمہ اللہ حرم کی میں امام و خطیب اور ام القری یونیورسٹی کے زیر انصرام کالج کے انڈر سیکریٹری کے عہدے پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف تحقیقی، تدریسی اصلاحی، ادارتی کمیشنوں کے رکن بھی ہیں۔ اسی طرح شیخ موصوف ام القری یونیورسٹی میں ماسٹراور ڈاکٹریٹ کے مقالات کے لیے گائڈ کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔

حرمین شریفین کی سرزمین اسلام کا مرکز ہے۔ نبی آخر الزمان ﷺ کے مولد و مسکن اور مہبط وحی ہونے کے ناطے تمام مسلمان اس سرزمین سے خاص عقیدت رکھتے ہیں۔ حرمین شریفین میں اہم ترین حیثیت مسجد حرام کو حاصل ہے جس میں کعبہ مشرفہ کے نام سے اللہ تعالیٰ کا مبارک گھر ایستادہ ہے۔ ہر مسلمان اپنے دل میں اس گھر کی زیارت کی تڑپ محسوس کرتا ہے اور اسی غرض سے ہر سال لاکھوں مسلمان مکہ مکرمہ کی جانب کھنچے چلے آتے ہیں۔ شیخ موصوف کی شخصیت میں عاجزی و انکساری،

خشوع و خضوع، علم و دوستی، اسلام سے والہانہ لگاؤ اور امت مسلمہ کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ کئی برس پر محیط آپ کی دعاؤں میں آپ نے ہمیشہ امت مسلمہ کے رنجی جسد اور تکلیف میں مبتلا حصے کے دکھ درد میں جس طرح شرکت کی اور ان آلام و مصائب کے خاتمہ کے لئے رب کعبہ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگی ہیں، اُس نے آپ کو امت کے غم خور و غم گسار اور دلی ہمدرد کا تعارف عطا کر دیا ہے۔ آپ کے لہجے میں رقت اور للہیت کے ساتھ روح و قلب کی وہ پاکیزگی خوب جھلکتی ہے جو ایک بندہ مومن بالخصوص حرمین کی امامت کی سعادت سے بہرہ مند ہونے والے مسلم قائد میں پائی جانا ضروری ہے۔ علوم اسلامیہ میں رسوخ کے ساتھ ساتھ زبان و بیان میں انتہا درجہ کی فصاحت و بلاغت سے بھی آپ کو حظ وافر نصیب ہوا ہے۔ بزرگ علماء سے علمی استفادہ، اکابر اسلام کی صحبت اور خدا خونی نے ان کی شخصیت میں ایک خاص حلاوت اور مٹھاس پیدا کر دی ہے۔ آپ مغربی تہذیب و تمدن کے شدید ناقد اور قرآن و سنت کی بنیاد پر مسلمانوں کے اتحاد کے پرزور داعی ہیں۔ منہج سلیم سے آپ کی محبت اور کتاب و سنت سے آپ کا گہرا تعلق ہے۔ مذکورہ بالا اوصاف کا مشاہدہ ہر وہ شخص کر سکتا ہے جسے چند لمحے بھی آپ کے ساتھ گزارنے یا آپ کی تلاوت و خطبات اور دعاؤں کو توجہ سے سننے کا موقع ملا ہو۔

حرمین کی تمام قابل ذکر شخصیات پاکستانی عوام کے اسلام سے والہانہ تعلق کی قدردان ہیں اسی وجہ سے حرمین شریفین کی خدمت کے لئے پاکستان سے سب سے زیادہ خدام منتخب کئے جاتے ہیں جو اس کام کو پیشہ وارانہ اہداف سے قطع نظر خالص حرمین کی خدمت کے مقدس جذبے سے سرانجام دیتے ہیں۔ یوں بھی دنیا بھر میں پاکستانی عوام کو اسلام پر جان چھڑکنے والی اور متحرک و باصلاحیت قوم کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اہل پاکستان کی اس والہانہ عقیدت کے باعث شیخ خالد الغامدی بھی اہالیان پاکستان سے گہری محبت رکھتے ہیں۔

گذشتہ ہفتے پاک سرزمین کو مسلم دنیا کے اس عظیم روحانی قائد اور امام کے درود مسعود اور استقبال کی سعادت حاصل ہوئی۔ لاہور کے علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر امام صاحب کا طیارہ اترتا تو انکے استقبال کے

لیے پروفیسر ساجد میر، حافظ طاہر اشرفی اور راقم الحروف بھی شامل تھے۔ اہل لاہور نے نہ صرف ان کا شایان شان استقبال کیا بلکہ ان کے ایک ایک لمحے سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ لاہور میں اپنے قیام کے آخری روز وہ مرکزی بیت اہل حدیث پاکستان کے مہمان تھے۔ مرکزی دفتر 10 راوی روڈ پہنچنے پر قائد اہل حدیث سینیئر پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں احباب نے امام صاحب کا پرتپاک استقبال کیا۔ وہاں انہوں نے نماز ظہر کی امامت کروائی، علماء کرام سے علمی نشست ہوئی، جماعتی عہدیداران سے تعارفی نشست ہوئی، مختلف شعبہ جات کے علاوہ پیغام ٹی وی چینل کا تفصیلی دورہ کیا۔ پھر انہوں نے مقامی ہوٹل میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام دفاع حریم شریفین کانفرنس سے خطاب کیا جہاں ان کے استقبال کے لیے ہر مکتب فکر کی نمائندہ جید قیادت موجود تھی۔ جن میں جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ، جامعہ اشرفیہ کے مہتمم مولانا فضل الرحیم، علماء کونسل کے حافظ طاہر اشرفی، جمعیت علمائے اسلام کے راہنما مولانا امجد خاں، شیعہ رہنما علامہ حسین اکبر، پیر اعجاز ہاشمی، وفاقی وزراء خواجہ سعد رفیق، عابد شیر علی، جماعت الدعوة کے قاری یعقوب شیخ، مولانا امیر حمزہ اور قاری حنیف جالندھری شامل تھے۔

علماء سے علمی نشست اور دفاع حریم کانفرنس سے اپنے خطاب میں امام کعبہ کا کہنا تھا کہ یمن میں جس طرح فتنہ فساد کو ابھارا گیا اس ظلم کو روکنے کے لئے جدوجہد کرنا ہمارا قانونی فریضہ بھی ہے اور دینی بھی، یمن میں حوثی باغیوں کے مکہ مدینہ پر قبضے کے عزائم تھے۔ یمن کی حکومت کی درخواست پر عرب ممالک نے فتنہ کو ختم کرنے کے لئے کارروائی کی۔ امام کعبہ اشخ خالد الغامدی نے اہل پاکستان کو مخاطب ہو کر کہا کہ آپ بہادر ہو، آپ جیسے دین کو چاہئے والوں کی ہر کوئی عزت کرتا ہے۔ سعودی اور اتحادی افواج حریم شریفین کے تحفظ اور فتنہ کو کچلنے کے لیے برسرِ پیکار ہیں اور ہم یمن کی قانونی حکومت بحال کر کے دم لیں گے۔ سعودی عرب کا پاکستان کے ساتھ خصوصی رشتہ ہے۔ حریم شریفین کے تحفظ کے لیے پاکستانی حکومت اور سیاسی جماعتوں کے مثبت کردار پر شکر گزار ہیں۔ سعودی عرب نے یمن کی قانونی حکومت کی

مدد کی اور باغیوں کے خالمانہ ہاتھوں کو روکا۔ امام کعبہ نے کہا کہ امت مسلمہ کا اتحاد وقت کی ناگزیر ضرورت ہے۔ امت مسلمہ متحد ہو کر دشمن کی ہر سازش ناکام بنا دے۔

اہل پاکستان کو اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف ہونے والی سازشوں کا بھرپور ادراک کرتے ہوئے دشمنانِ اسلام کے مکر و فریب کو ناکام بنادینے کے لئے جمع ہو جانا چاہئے۔ اہلیانِ لاہور کو اخلاقی حسد کی تلقین کرتے ہوئے انہوں نے اسلام کا مرکز عقیدہ توحید کو قرار دیا۔ انہوں نے فرمایا: اسلام اصلاح و تعمیر کا دین ہے، ہلاکت و بربادی سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اسلامیانِ پاکستان کو امن و امان کے قیام کے لئے مشترکہ قوت کو کام میں لانا چاہئے کیونکہ امن و امان کے بغیر کوئی قوم سیاسی، تعلیمی اور اقتصادی کسی میدان میں بھی ترقی نہیں کر سکتی۔

انہوں نے کہا کہ حقیقی اسلام کتاب و سنت کی بنیاد پر ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اسلام میں جبر و تشدد اور بے جا غلو کی کوئی گنجائش نہیں، سنت رسول اللہ پر عمل ہی امت مسلمہ کو راہِ راست پر عمل پیرا رکھ سکتا ہے اور اسلام میں کسی لسانی اور وطنی گروہ بندی کی کوئی گنجائش نہیں۔

انہوں نے امت اسلامیہ کو علوم شریعت اور عصری علوم سیکھنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے پاکستانی مسلمانوں کے باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے ربِّ کریم سے خصوصی دعائیں مانگتے ہوئے ان لوگوں سے غلو خاص کی دعا کی جو امت کو اس کے اصل ہدف سے ہٹانا چاہتے ہیں اور فرمایا کہ تمام عزتیں اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں، لیکن منافق اس سے بے خبر ہیں۔ دورِ حاضر کی ترقی و دانش سے فائدہ اٹھانے اور دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دینے کے لئے ہمیں جدید عصری علوم کو بھی سیکھنا چاہئے۔ اسلام کی عالمگیر دعوت کو پہنچانا ہمارا فرض ہے جس سے ہم کوتاہی کی مرتکب ہو رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ علم کا بنیادی مقصد نفس کی تہذیب اور معاشروں کی اصلاح ہے۔ علم امن و آشتی اور محبت و رواداری کا پیغام ہے۔ انہوں نے مغرب پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ایسی علم و دانش جو دنیا کو ہلاکت خیز بنا رہی ہے دوچار کر کے طاقتوروں کو کمزوروں کے خلاف جارحیت پر آمادہ کر دے اور بڑے پیمانے پر بربادی پھیلا دے، وہ کبھی علم حقیقی کا مصداق نہیں بن سکتی۔ اپنے خطاب میں

انہوں نے اہل علم کے خصائص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل علم امن و امان، محبت اور مساوات کے داعی ہیں۔ عمدہ اخلاق کے ذریعے یہ لوگ معاشرے میں محبت و رواداری کے پیغام بر ہیں۔ مسلم معاشرے میں علماء کو ہر طرح کا ادب و احترام دیا جانا چاہئے۔ علم کے حصول اور اہل علم کے احترام کے ذریعے ہی معاشرے میں وہ قوت پیدا کی جاسکتی ہے جس سے اس امت کے مسائل حل ہونے میں مدد مل سکتی ہے۔ دین کی مذکورہ بالا تعلیمات کو اپنانے والا شخص ہی قابلِ قدر ہے۔ انہوں نے قرآن کریم کو ہمہ نوعیت کے امراض، چاہے وہ جسمانی ہوں یا ذہنی و عقلی، کے لئے نسخہ شفا قرار دیا اور قرآن کریم کی تلاوت کے ثواب کا تذکرہ کرنے کے ساتھ اس کے جملہ حقوق کی ادائیگی کی تلقین کی۔

شیخ کے تمام خطابات اپنی مثال آپ ہیں لیکن آپ کا جو یادگار خطاب قرار دیا جاسکتا ہے وہ دفاع حریم کانفرنس میں کیا جانے والا تھا۔ اس خطاب کے دوران شیخ کی فرحت و مسرت دیدنی تھی جس کا اظہار انہوں نے اپنے خطاب کے آغاز میں ان الفاظ سے فرمایا: آج مرکزی جمعیت اہل حدیث نے مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت کا عملی مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے دیگر جماعتوں کے سربراہان کو بھی یہاں شرکت کی دعوت دی ہے۔ جمعیت اہل حدیث کی اس اتحاد و یگانگت کی کوشش کو سراہتے ہوئے انہوں نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ جمعیت اہل حدیث کا امت مسلمہ کو متحد و متفق کرنے اور ان کے کلمہ کو جمع کرنے میں ایک نمایاں کردار ہے، اللہ ان کی کوشش کو بابرکت بنائے، ان کے کاموں کو راہِ راست پر مستقیم فرمائے۔ اس ضمن میں انہوں نے پروفیسر ساجد میر کا خصوصی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کے کارپردازان کو سلامت رکھے کیونکہ یہ لوگ توحید کے داعی ہیں، یہ اس دعوت کے حامل ہیں جس کی طرف اللہ کے رسولوں نے انسانیت کو بلایا۔ اہل حدیث تو نبی کریم ﷺ کے آل و عیال ہیں، جو ذاتِ نبوی ﷺ کی صحبت سے مشرف تو نہیں ہوئے، البتہ ان کے سانسِ ضرور اس سے عطربیز رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کائنات میں سنتِ احمد ﷺ کی نشر و اشاعت کی اور اس میں انہوں نے کوئی کمی بیشی نہیں کی۔" پھر امام کعبہ نے نجات

یافتہ گروہ کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مقولہ ذکر فرمایا:

اگر اہل حدیث فرقہ ناجیہ نہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ اور کون ہیں؟ انتہائی فرحت و مسرت کے عالم میں ہونے والا امام کعبہ کا یہ خطاب نہ صرف دیگر خطابات کی نسبت کافی طویل ہے بلکہ باجائز تہنیتی ارشادات اور علمی نکات سے بھرا ہوا ہے۔ امام کعبہ نے منہج و عقیدہ کی اس راست روی اور دیگر گونا گوں خوبیوں کی بنا پر امت مسلمہ کو بھی منہج سلف صالحین اختیار کرنے کی دعوت دی ہر مسلمان کو اہل حدیث ہونا چاہیے، ہر مسلمان کو اہل توحید اور اہل سنت ہونا چاہیے اور اس امت کے ائمہ اسلاف کے منہج کی رعایت رکھنے والا ہونا چاہیے۔

قبل ازیں امام کعبہ نے بحریہ ٹاؤن میں خطبہ جمعہ جبکہ منصورہ، جامعہ اشرفیہ، بادشاہی مسجد میں مختلف نمازوں کی امامت، وزیر اعلیٰ شہباز شریف سے ملاقات شامل تھی۔ پھر امام صاحب کی وفاقی دار الحکومت آمد جہاں انہوں نے پارلیمنٹ کا اجلاس دیکھا ارکان پارلیمنٹ نے ان کے پیچھے نماز کی سعادت حاصل کی۔ صدر مملکت سمیت اہم شخصیات سے ملاقاتوں کے علاوہ فیصل مسجد میں جمعہ کا خطبہ اور نماز جمعہ کی امامت۔ لاہور اور اسلام آباد میں امام صاحب کی مصروفیات کے دوران دین سے معمولی لگاؤ رکھنے والے ہر شخص کی آنکھیں روحانی وابستگی اور فرط جذبات کی وجہ سے پر غم دکھائی دیں۔ اہالیان لاہور اور اسلام آباد ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے، ان کے خطبات سننے، ان کی دعاؤں میں شرکت کرنے اور ان کی ایک جھلک دیکھنے کو شدید بے تاب نظر آئے۔

امام کعبہ شیخ غامدی کے لئے لاہور کی شاہراہیں خیر مقدمی ہو رہی تھیں اور بینرز سے بھر گئیں۔ شیخ کی سرگرمیاں الیکٹرانک میڈیا براہ راست نشر کرتا رہا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ قرآن کریم، رسول عربی ﷺ، اسلامی شریعت اور ملت اسلامیہ کے متعلق عوام کا خاص رجحان دیکھنے کو ملا۔ ذرائع ابلاغ جہاں فرقہ واریت اور انتہا پسندی کی بحثوں میں دینی طبقے کو تحت مشق بنانا ایک فیشن بن گیا ہے، شیخ کی زیر اقتداء ادا کی جانے والی نمازوں اور جمعہ کے اجتماعات پیش کرنے کے لئے مختص ہو گئے۔ ڈاکٹر خالد الغامدی کی آمد کا یہ فائدہ سب سے غالب ہے کہ

ملک کی حقیقی دینی اساس اور عوام کے ذہب مذہبی جذبات کو سر اٹھا کر اعتماد سے کھڑے ہونے کا موقع مل گیا۔ پاک باز شخصیتوں کا وجود ہی بابرکت ہوتا ہے اور ان کے آجانے سے شیطانی قوتیں اپنی راہ بدل لیا کرتی ہیں۔

شیخ کی آمد سے جہاں دین اور اہل دین کو فائدہ پہنچا، وہاں ایسے ناگفتہ بہ حالات میں جب امن و امان کی صورتحال مثالی نہ ہو، یمن اور سعودی عرب کے تنازعہ کو موضوع بنا کر شیعہ سنی کی جنگ کی فضا بنائی جا رہی ہو اور اسلام و اہل دین سے کھلم کھلا مباحثہ و مقابلہ بلکہ ان پر گولہ باری بھی جاری ہو، امام صاحب کی آمد نے اتحاد امت کا پیغام دیا، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی بات کی۔ قرآن و سنت کو بنیاد بنانے پر زور دیا، حرمین شریفین کے خلاف سازشوں کو بے نقاب کیا۔ ہمیں امام کعبہ کی اس آؤ بھگت اور اعزاز و اکرام پر دلی مسرت ہے اور واقعتاً یہ کسی بھی مسلم حکومت کے لئے باعثِ صد عز و شرف اور وجہ سعادت ہے کہ وہ ایسی مبارک و محترم ہستی کے لئے اپنی تمام توجہات صرف کرے، لیکن کاش کہ دین اور اہل دین سے یہ دلچسپی اور ان کی سرپرستی، صرف امام حرم تک ہی محدود نہ رہ جائے بلکہ اگر اس گھر کو اللہ سے خاص نسبت حاصل ہے اور اسی بنا پر اس سے متعلقہ حضرات قابل احترام ہیں تو اللہ کے پسند فرمودہ واحد دین "اسلام" اور اس قبلہ سے بلند ہونے والی صدا کو پھیلانے والے تمام اہل اسلام بھی کسی درجے میں اعزاز و اکرام کے مستحق سمجھے جائیں۔ خاص طور پر سعودی عرب کو یمن کی صورتحال کے باعث جو درپیش مشکلات ہیں ہم ان کے معاون اور ساتھی بن جائیں، ریاست اپنی سطح پر فوج اور عوام اپنی سطح پر ہر ایک میں ایک ہی جذبے کی ضرورت ہے کہ ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے۔

امام صاحب کو اللہ تعالیٰ نے قلب صافی عطا فرمایا ہے جس کا مظہر ان کا ہر دم سکراتا چہرہ ہے، وہاں اللہ نے انہیں کمال ابلاغ کی صلاحیت سے بھی بہرہ ور فرمایا ہے۔ آپ کے مختلف مجالس میں ہونے والے خطابات پہلے سے تحریر شدہ باضابطہ خطابات نہیں تھے، بلکہ راقم کا ذاتی مشاہدہ ہے کہ شیخ موصوف موقع محل کی مناسبت سے ایک چٹ پر چند یادداشتیں نوٹ کر لیتے اور انہی کی مدد سے فی البدیہہ خطاب فرماتے، اس کے باوجود ان کے خطابات میں بلا کا

سلیقہ اور الفاظ کے انتخاب میں غیر معمولی فصاحت و بلاغت جھلکتی ہے۔ ان خطابات میں تکرار کی بجائے شیخ کی خداداد ذہانت کے واضح شواہد بھی موجود ہیں۔

امام کعبہ کے اس طرز فکر پر ان کے پورے خطاب کا اسلوب شاہد ہے کہ انہوں نے امت مسلمہ میں اتحاد و وحدت اور یگانگت پر کئی بار زور دیا۔ وحدت کی بنیاد کتاب و سنت کو بتاتے ہوئے انہوں نے علماء کے احترام، فرقہ واریت سے نفرت اور فردی مسائل کی بنا پر فرقہ بندی کے رویہ کی مذمت کی اور آپس میں خیر خواہی اور ایک دوسرے کے لئے محبت و مودت کے جذبات پر کاربند رہنے کی تلقین فرمائی۔ امام کعبہ جیسی معتمد و محترم ہستی کی یہی شان ہے کہ وہ امت کو اسلام کی حقیقی بنیادوں پر یکجا ہونے کی دعوت دیں۔

بقیہ

انشروا بولامام کعبہ

سے اسی بات کی توقع کرتے ہیں کہ وہ اسی منہج پر چلیں۔ اسلام کا صحیح پیغام نشر کریں اور بتائیں کہ یہ ایک معتدل اور میانہ روی والا مذہب ہے جس کی بنیاد قرآن و سنت پر اور اہل سنت والجماعت کے منہج پر ہے، یہ تشدد سے اور سختی سے دور ہے، دہشت گردی سے پاک ہے، فرقہ پرستی اور تعصب سے بالاتر ہے اور ان تمام الزامات سے پاک ہے جو دشمنان اسلام اس پر لگاتے ہیں، اسلام تو ان سے قطعاً بری ہے۔

❁ قاری صاحب: شیخ محترم! (اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپ کو خوشیاں دے، آپ کو ہمیشہ صحت، برکت، توفیق، راست روی اور نعمتوں سے بہرہ یاب رکھے) اپنا قیمتی وقت دیے پر اور پیغام ثانی وی میں قدم نہ بچھانے پر آپ کا بے حد شکریہ۔

❁ امام صاحب: میں بھی امیر جماعت شیخ ساجد میر کا بالخصوص شکر گزار ہوں۔ جو ہم سب کے لیے باپ کے مقام پر ہیں، جن کی بڑی بابرکت کاوشیں ہیں، یہ سعودیہ میں بہت محبوب ہیں، اللہ کے فضل سے سب ان سے محبت کرتے ہیں۔

❁ قاری صاحب: ماشاء اللہ! پاکستان میں ان کی قابل قدر کاوشیں ہیں۔

❁ امام صاحب: جی پاکستان میں بھی اور سعودیہ میں بھی، ہم ان مساعی پر ان کے بالخصوص شکر گزار ہیں اور اللہ کی فرمانبرداری میں ان کی درازی عمر کے لیے دعا گو ہیں۔

❁ قاری صاحب: آمین، اللھم آمین۔

انشروہ

امام کعبہ الشیخ خالد علی العنجدی

جمع و ترتیب: پیغام سٹوڈیو

باربکی سوچتا ہوں اور میرے یہی احساسات ہوتے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کے اعمال قبول فرمائے۔

❀ قاری صاحب: اللہم آمین!

❶ امام صاحب: اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان سب خدمات کو ہماری نیکیوں کے پلڑے میں ڈال دے۔

❀ قاری صاحب: اللہ آپ کو مزید عزت و مرتبے سے نوازے۔

❶ امام صاحب: آمین!

❀ قاری صاحب: محترم شیخ صاحب! (اللہ آپ کو مزید عزت دے۔) پہلے آپ کو حرم مدنی کی امامت نصیب ہوئی، پھر حرم کی، یہ بجائے خود ایک شرف کی بات ہے، آپ کے اس بارے کیا احساسات ہیں؟

❶ امام صاحب: جی ہاں! الحمد للہ۔ یہ صرف اللہ کا فضل اور کرم ہے کہ میں حرم میں امام متعین ہونے سے پہلے مسجد خیف میں امام رہا، پھر مسجد قباء میں بھی امامت کروائی، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے مسجد نبوی میں امامت کی عزت عطا فرمائی، میں وہاں لوگوں کو تراویح کی نماز پڑھاتا رہا۔ میں نے دیکھا ہے۔۔۔ یا اگر کہوں کہ میں نے مسجد نبوی میں سکینت، روحانیت اور خشوع کی ایک کیفیت محسوس کی ہے، یہی خوبیاں حرم کی میں بھی ہیں لیکن حرم مدنی میں سکینت اور اطمینان کی ایک کیفیت ہے جبکہ حرم مکی میں ہیبت اور جلال کی کیفیت ہے۔

❀ قاری صاحب: یہی وجہ ہے کہ ہم سنا کرتے تھے کہ مدینہ میں جمال اور روحانیت کی کیفیت ہے اور مکہ میں ہیبت اور جلال کی۔

❶ امام صاحب: جی بالکل۔۔۔ اللہ کے فضل سے میں خود اس کو محسوس کرتا ہوں۔

❀ قاری صاحب: اللہ آپ کو خوشیاں دے۔۔۔ امت اسلامیہ کی موجودہ حالت اور اس کے مستقبل کے متعلق کچھ کلمات ارشاد فرمائیے؟

❶ امام صاحب: امت اسلامیہ کی موجودہ حالت۔۔۔ یعنی ہم تو اللہ کے حکم سے خیر ہی کی خوشخبری دیتے ہیں، ہم نیک گمان کرتے ہیں اور پر امید ہیں، مومن تو ہمیشہ پر امید رہتا ہے۔ نبی کریم ﷺ امید ہی کو

ناظرین کرام آپ کی خاندانی زندگی کے متعلق جاننا چاہیں گے۔ آپ اپنی معاشرتی زندگی، اولاد اور مبارک مصروفیات کے متعلق کچھ بتائیں۔

❶ امام صاحب: میں بھی دوسرے مسلمانوں جیسا ایک مسلمان ہوں۔ کوئی خاص بات مجھ میں نہیں، شادی شدہ ہوں اور اللہ کے فضل سے اولاد بھی ہے۔

❀ قاری صاحب: بارک اللہ!

❶ امام صاحب: میں ام القریٰ یونیورسٹی میں کلیہ دعوت و اصول دین میں ہوتا ہوں۔ اس کے ساتھ الحمد للہ حرم مکی میں امامت بھی کرواتا ہوں۔ اللہ کے فضل سے بہت سی سرگرمیوں اور معاشرتی خدمات میں شریک ہوتا ہوں جس کے لیے اللہ سے مزید توفیق اور قبولیت مانگتا ہوں۔

❀ قاری صاحب: اولاد بھی ماشاء اللہ پڑھ رہی ہے؟

❶ امام صاحب: الحمد للہ!

❀ قاری صاحب: اللہ سے دعا ہے کہ اللہ انہیں امت اسلامیہ کے قائد بنائے۔

❶ امام صاحب: آمین۔۔۔

❀ قاری صاحب: شیخ محترم! دنیا کے پاکیزہ ترین مقام پر امامت کرنا ایک بڑے شرف کی بات ہے جو کسی خوش نصیب ہی کو میسر آتی ہے۔ جب آپ اس مقام پر امامت کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو آپ کے کیا احساسات ہوتے ہیں؟

❶ امام صاحب: جی ہاں، بخدا یہ تو ایسا احساس ہے جو ناقابل بیان ہے۔ مجھ میں اتنی سکت نہیں کہ اس احساس اور کیفیت کو بیان کر سکوں، میرے پاس الفاظ ہی نہیں، اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ میں کعبہ کے عین سامنے کھڑا ہوتا ہوں اور میرے اور کعبہ کے بیچ کوئی آدمی حائل نہیں ہوتا، کعبہ کی اس قربت کو سوائے اللہ کے فضل کے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ میں ہر

❀ قاری صاحب: محترم شیخ صاحب! ہم آپ کو اس معطر ملاقات میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم آپ سے یہ پوچھنا چاہیں گے کہ آپ نے پاکستان کی علمی اور تبلیغی فضا کو کیسا پایا؟

❶ امام صاحب: بسم اللہ! درود و سلام ہو اللہ کے پیغمبر ﷺ پر، آپ کی آل، صحابہ کرام اور محبین پر۔ میں پہلی بار پاکستان آیا ہوں۔

❀ قاری صاحب: ماشاء اللہ

❶ امام صاحب: لیکن ان شاء اللہ یہ آخری موقع نہیں ہو گا بلکہ اللہ کے حکم سے بار بار یہ موقع آئے گا۔ میں سعودیہ میں پاکستان اور پاکستانی عوام کے متعلق بہت سنا کرتا تھا کہ پاکستانی لوگ بہت اچھے اور راست باز ہیں اور ان میں اللہ کے فضل سے سچی اور پاکیزہ اسلامی روح پائی جاتی ہے۔ چنانچہ یہاں آ کر میں نے اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر لیا ہے اور جتنا کچھ سنا تھا، اس سے زیادہ کچھ دیکھ چکا ہوں اور ظاہر ہے کہ دیکھنے اور سننے میں بہت فرق ہے۔

❀ قاری صاحب: ماشاء اللہ

❶ امام صاحب: اور یہ ہم پر، آپ پر اور پاکستان کے لوگوں پر اللہ کا فضل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے ان ایام میں، اس ملک پاکستان میں اللہ کے فضل سے اسلام اور ایمان دیکھا ہے، مجھے اخلاص، محبت اور سچائی دکھائی دی ہے، پاکستان کے لوگوں میں یہ عظیم جذبہ میں نے دیکھا ہے، یہ لوگ حرمین کے ملک سعودی عرب سے اور مکہ اور مدینہ سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ یہ محبت ہر پاکستانی کے دل پر نقش ہے اور اللہ کے حکم سے کبھی مننے والی نہیں جس پر اللہ ہی کا شکر ہے اور ہم اس سے مزید توفیق اور راست روی کا سوال کرتے ہیں۔

❀ قاری صاحب: شیخ محترم! اللہ آپ کو عزت دے،

پسند فرمایا کرتے تھے اور پھر ہم نے دیکھا بھی ہے کہ موجودہ ایام اور پچھلے چند سالوں پر اگر ہم نظر دوڑائیں تو یہ گزشتہ سالوں سے کہیں بہتر رہے ہیں۔ الحمد للہ! زمین کے مشرق و مغرب میں بسنے والے مسلمان دین اور اسلام کی جانب پلٹ رہے ہیں، اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ اگر آپ رمضان میں نماز تراویح کے دوران مسجد حرام پر نگاہ ڈالیں یا ان دنوں میں اگر عام نمازوں کے وقت بھی دیکھیں تو حرم میں نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے آپ کو کوئی جگہ خالی دکھائی نہیں دے گی یعنی اس کثرت سے لوگ دین کی طرف پلٹ رہے ہیں، یہ سب خیر کی خوشخبریاں ہیں، الحمد للہ! اور بھی بہت ساری بشارتیں نظر آرہی ہیں۔ امت کی عزت و نصرت کی علامات لمحہ بہ لمحہ اور بتدریج ظاہر ہو رہی ہیں۔ آئندہ دنوں میں آپ کو امت کے لیے نصرت و تائید اترتی نظر آئے گی اور ان شاء اللہ یہ اپنی سابقہ عظمت کی طرف لوٹے گی۔

❁ قاری صاحب: (اللہ آپ کو برکتیں عطا کرے۔) شیخ محترم! عالم اسلام کے موجودہ اور آئندہ حالات کے تناظر میں آپ اپنے دورہ پاکستان کو کس طرح دیکھ رہے ہیں؟

❁ امام صاحب: جی! پاکستان اس امت کا ایک حصہ اور جزو ہے اور یہ ہر مسلمان کے دل میں بستا ہے، ماضی اور حال میں اسلام اور مسلمانوں کے لیے اس کی بہت سی کاوشیں ہیں، اسلام کی خدمت کے لیے پاکستان کی بہت سی کاوشیں ریکارڈ پر ہیں۔ ہم اس امر کا انکار نہیں کر سکتے بلکہ یہ تو ظاہر اور واضح بات ہے لیکن ہم اس سے مزید کی توقع کرتے ہیں۔

❁ قاری صاحب: ان شاء اللہ۔ ان شاء اللہ۔

❁ امام صاحب: اللہ کے حکم سے اسلام اور مسلمانوں کی اور مملکت حرمین کی خدمت کے لیے یہ ملک مزید بہت کچھ کرے گا اور یہ سلسلہ کبھی نہیں رکے گا۔ ان شاء اللہ

❁ قاری صاحب: (اللہ آپ کو عزت دے۔) یہ فرمائیے کہ پاکستانیوں کو آپ نے علم و فکر، منہج، کردار اور تعاون کے حوالے سے کیسا پایا؟

❁ امام صاحب: ماشاء اللہ! یعنی پاکستان میں علمی اور

تہذیبی و نظریاتی طور پر بے پناہ ٹیلنٹ موجود ہے، پاکستان کے پاس بہت ساری صلاحیتیں ہیں، خواہ ہم دینی علوم کی بات کریں، پاکستان علماء حدیث سے بھرپور ہے، علماء تفسیر سے بھرپور ہے، علماء قراءت سے بھرپور ہے، علماء فقہ سے بھرپور ہے، اسی طرح انجینئرز اور ڈاکٹروں سے بھرپور ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں میں پاکستان نمایاں ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ ان تمام علمی اور عملی میدانوں میں اللہ کے فضل سے فرزندان پاکستان آگے بڑھے ہیں اور انہوں نے ان میدانوں میں کمال مہارت پیدا کی ہے، یہ ایک جانی پہچانی حقیقت ہے جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔

❁ قاری صاحب: (اللہ آپ کو برکتوں اور کامرانیوں سے نوازے۔) میں آخری سوال سے پہلے ایک چھوٹی سی درخواست کرنا چاہوں گا کہ پاکستان کے لوگوں کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

❁ امام صاحب: ان شاء اللہ!

❁ قاری صاحب: شیخ محترم! پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کو آپ کس طرح دیکھتے ہیں اور ان کے مستقبل کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

❁ امام صاحب: پاکستان کا سعودی عرب کے ساتھ گزشتہ کئی سالوں سے مضبوط اور پختہ تعلق ہے، اس تعلق کی بنیاد اسلام اور اسلامی بھائی چارے پر ہے، اخلاص اور مشترکہ مفادات کے تبادلے پر ہے۔ میری رائے میں، میں یہ توقع کرتا ہوں اور اس بات کو یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ تعلق کبھی نہیں ٹوٹے گا، یہ اسی مضبوطی کے ساتھ استوار رہے گا بلکہ ان شاء اللہ مزید مضبوط، مستحکم، پائیدار اور استوار ہوگا اور اللہ کے حکم سے چالبازوں کی ساری چالیں ناکام ہوں گی۔

❁ قاری صاحب: ان شاء اللہ!

❁ امام صاحب: دشمنوں کی چالبازی انہی کی طرف پلٹ جائے گی اور ان شاء اللہ دشمن اس تعلق میں کوئی دراڑ نہیں ڈال سکیں گے، یہ نانا اسلام اور صحیح منہج کی بنیاد پر قائم ہے اور تاقیامت قائم رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

❁ قاری صاحب: میں بھی آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ میں نے تبلیغی سلسلے میں پاکستان کے مشرق و مغرب کا

سفر کیا ہے۔ میں ایسے کلمات سننا رہتا ہوں جن کی تعبیر ممکن نہیں لیکن اگر ایک جملے میں اس کا مفہوم بیان کروں تو وہ کچھ یوں ہے کہ سعودی عرب کا امن و امان ہمارا امن و امان ہے، انہیں کاٹنا بعد میں چھبے گا لیکن اس سے پہلے حرمین کے دفاع کے لیے ہماری جانیں قربان ہوں گی۔

❁ قاری صاحب: شیخ محترم! اللہ آپ کو خیر و خوبی سے نوازے، پیغامِ نبیؐ کے وابستگان کو آپ کی نصیحت کریں گے، اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے، آپ نے یہاں کی علمی اور فکری فضا دیکھی ہے، بہت سارے علماء بالخصوص جمعیت اہل حدیث کے علماء یہاں آتے ہیں جن میں سرفہرست ہمارے بزرگ علامہ ساجد میر صاحب ہیں۔ (اللہ ان کی عمر دراز فرمائے۔)

❁ امام صاحب: یہ ایک بابرکت چینل ہے، صحیح منہج اور صحیح راہ پر چل رہا ہے، اس نشست میں آنے سے پہلے میں نے اس چینل کے شعبہ جات دیکھے ہیں، یہاں ہونے والی کاوشوں کا مشاہدہ کیا ہے، اس چینل کی بابرکت سرگرمیوں کے متعلق بہت کچھ سنا ہے، اس کے پروگراموں کی کچھ بھلیاں مشاہدے میں آئیں، حقیقت یہ ہے کہ میں نے ایک عظیم شے دیکھی ہے، یہ ایک ایسی مبارک چیز ہے جس سے سینہ ٹھنڈا ہو اور جو مسلمان کے لیے خوشی کا باعث ہو۔ میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ دنیا کے تمام مسلمان اس چینل سے محبت کرتے ہیں اور اللہ کے فضل سے اسے دیکھتے ہیں۔ اس کے ناظرین کی ایک بڑی تعداد ہے اور یہ تعداد ان شاء اللہ دن بدن بڑھتی رہے گی، جو اس چینل کی افادیت کا ثبوت ہوگی اور اس بات کا بھی کہ یہ اسلام کا صحیح پیغام نشر کر رہا ہے۔ یہی ہم چاہتے ہیں، یہی وہ چیز ہے جس کی ہم ذرائع ابلاغ سے توقع رکھتے ہیں کہ یہ اسلام کی حقیقی صورت اور مسلمانوں کی صحیح حالت لوگوں تک پہنچائیں تاکہ سب لوگ اسلام کی حقیقت سے آگاہ ہوں اور جان لیں کہ اسلام کی بنیاد اعتدال پر ہے۔ یہ اہل سنت والجماعت کے منہج پر، حدیث نبویؐ پر، قرآن مجید پر اور سنت پر استوار ہے، ہم تمام اسلامی نبیؐ دی چینلوں



نے مکہ مکرمہ کے پچاس سے اوپر نام شمار کئے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس شہر کے جو نام بیان کئے ہیں وہ یہ ہیں:

مکہ، بکہ، البلد، البلد الامین، البلدۃ، ام القرى، معاد اور المسجد الحرام وغیرہ مولانا رابع ندوی صاحب اس شہر کے بارے لکھتے ہیں:

مکہ مکرمہ وادی ابراہیم میں واقع ہے سطح سمندر سے اس کی بلندی تقریباً ساڑھے تین سو فٹ بتائی جاتی ہے۔ اس کا عرض البلد 21 درجہ اور طول البلد 39/1/2 درجہ مشرقی ہے۔ ساحل سمندر سے تقریباً پانچ کلو میٹر مشرق میں واقع ہے۔ بکہ، مکہ، ام القرى اور البلد الامین اس کے نام ہیں۔ یہ جس وادی میں آباد ہے وہ پھریلی اور تنج وادی ہے۔ اس میں شہر مکہ مکرمہ مشرق سے مغرب تک تقریباً کئی میل میں پھیلا ہوا ہے۔ شہر کا عرض بھی کئی میل ہے۔ اس کی وادی ابطح اور بطاء بھی کہلاتی ہے۔ (بطاء سیلاب کی ہر اس گزرگاہ کو کہتے ہیں جو پہاڑی ہواور جس میں سیلاب کے بعد ریت اور سنگ ریزے چھوٹ جائیں)

مکہ مکرمہ کی یہ وادی دو پہاڑی سلسلوں سے گھری ہوئی ہے جو مغرب سے شروع ہو کر مشرق تک چلے گئے ہیں۔ ان میں ایک سلسلہ شالی ہے اور ایک جنوبی۔ ان دونوں سلسلوں کو اشبان کہتے ہیں۔ شمالی سلسلہ جبل افلق، جبل القعیقان اور جبل لعلع، پھر کداء پر مشتمل ہے۔ کداء مکہ کے مشرقی حصہ میں واقع ہے جو کہ شہر کا بلند حصہ ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف سے داخل ہوئے تھے۔ شہر کے جنوب مغربی سرے پر جبل عمر پھر وادی ہے۔ پھر جبل ابو فتیس، پھر جبل جندہ ہیں، ان سب پہاڑوں کے دامن اور بعض کی بلندیاں اب عمارتوں سے پُر ہیں۔ شہر کو چاروں طرف سے چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں گھیرے ہوئے ہیں۔ جو ایک طرح سے ان فصیلوں کا بھی کام دیتی ہیں حرم شریف شہر کے وسط میں

مکہ مکرمہ اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کا محبوب شہر ہے۔ اس مقدس شہر میں اہل ایمان کا قبلہ و کعبہ بیت اللہ شریف ہے جو تمام مسلمانوں کے دل کی دھڑکن اور آنکھوں کا سرور ہے جہاں ہمہ وقت جن و انس اور بلائکہ حمد و طواف میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ عظیم گھر کہ جس کی طرف منہ کر کے دنیاۓ اسلام کے لاکھوں مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ حج کے موقع پر لاکھوں مسلمان بلا تفریق رنگ و نسل ہر سال اس جگہ جمع ہو کر مناسک حج کی ادائیگی کرتے ہیں۔ مکہ مکرمہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہ حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کا مسکن بنا۔ مکہ مکرمہ ہی وہ مبارک شہر ہے کہ جہاں نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی مقدس شہر میں نبی کریم ﷺ کے سر پر تاج نبوت رکھا گیا، اور اسی مبارک شہر میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر وحی الہی کا نزول ہوتا تھا اور آسمان سے رشد و ہدایت کے فرمان آتے تھے۔ اسی مقدس شہر میں نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ نے توحید کی شمع جلائی، ظلم و شر، شرک و بت پرستی کی تاریکیوں میں ڈوبی دنیا کو توحید و سنت کے نور سے روشن کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت کا جھنڈا بلند کرتے ہوئے یہاں سے اسلام کی عالم گیر تحریک شروع کی جس نے ساری دنیا کو اسلام سے آشنا کیا۔ آج سے چودہ سو سال پہلے حضور نبی کریم ﷺ نے اس شہر میں توحید و سنت کی جو شمع روشن کی تھی اور لالہ الا اللہ کا جو بت شکن نعرہ رستہ خیز لگایا تھا اس کی بازگشت آج بھی پوری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ بلاشبہ اسلامی تحریک کا یہ شہر اولین مرکز ہے۔ بقول شاعر

دنیا کے بت کدے میں پہلا وہ گھر خدا کا

ہم پاسباں ہیں اس کے وہ پاسباں ہمارا

مکہ مکرمہ اسلامی سطوت و عظمت کا عظیم مظہر ہے۔

مکہ مکرمہ کے بہت سے نام ہیں جو اس کی عظمت

وشان اور اس کے بلند مقام کو ظاہر کرتے ہیں بعض اہل علم

ہے۔ شہر میں پانی کا ایک ہی چشمہ ہے جس کو زم زم کہتے ہیں۔ اب پانی پہنچانے کے دوسرے ذرائع بھی اختیار کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے اب پانی کی بالکل قلت نہیں رہی۔ مکہ چونکہ ایک وادی میں ہے اس لیے ایام گذشتہ میں بڑے سیلابوں سے اس میں پانی بھر جایا کرتا تھا اور حرم شریف میں بہت پانی جمع ہو جاتا تھا، اب حکومت نے معلعہ سے پہلے ایک بند بنادیا ہے اور اس کے علاوہ حرم اور حرم کے آگے ایک زمین دوز بڑا نالہ بھی بنادیا ہے جس میں شہر کا گندا اور سیلاب کا پانی بہہ کر مکہ کے نشیبی حصہ ”مسفلہ“ کی طرف سے نکل جاتا ہے۔

پہاڑوں کے درمیان خصوصی طور پر گھرے ہونے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں گرمی زیادہ اور سردی کم ہوتی ہے۔ شہر کا موسم گرمیوں میں سخت ہوتا ہے اور بارش صرف جاڑوں میں ہوتی ہے اس کی سالانہ مقدار چار پانچ انچ سے زیادہ نہیں لہذا گرمی کا موسم مارچ سے شروع ہو کر آخر اکتوبر تک رہتا ہے پہاڑوں سے گھرے ہونے کی وجہ سے موسم سرما میں سردی کم ہوتی ہے۔ ہواؤں میں سب سے بہتر ہوا مغربی ہوا ہوتی ہے یہ سمندر کی طرف سے آتی ہے اس کے بعد شمالی ہوا یہ بھی سمندر کی طرف سے آتی ہے اور سب سے گرم مشرقی ہوا ہوتی ہے جو خشک پہاڑوں پر سے گزرتی ہوئی گرم ہو کر آتی ہے اس سے کم گرم جنوبی ہوا ہوتی ہے اس کے پہاڑوں کو تورات میں جبال فاران بتایا گیا ہے یہ نام غالباً فاران بن عمر و ابن عملیق بادشاہ کی نسبت سے ہوا۔

اس شہر کو آج سے تقریباً چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہ اور اپنے شیر خوار بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہاں ٹھہرا کر آباد کیا تھا اور پھر کعبہ کی دوبارہ تعمیر کی تھی۔ جب سے یہ شہر قرب و جوار بلکہ ساری دنیا کا مرکز بنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسلیں یہاں مقیم ہوئیں اور کچھ نسلیں قرب و جوار میں بھی پھیلیں۔ آخر میں قریش یہاں کے متولی اور باشندے ہوئے، پھر یہیں قریش میں نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ نے اپنی عمر کے ترین سال یہیں گزارے۔ کعبہ اور کعبہ کی وجہ سے مکہ کی تعظیم اور احترام سارے جزیرۃ العرب میں یکساں طریقہ سے برابر کیا جاتا رہا ہے۔ تمام عرب اسلام سے اڑھائی ہزار سال قبل ہی سے کعبہ کا طواف اور زیارت کرتے رہے ہیں۔

مکہ کی آبادی پہلے صرف خیموں میں رہتی تھی، ہجرت سے صرف دو صدی پہلے نبی کریم ﷺ کے ایک جد قصی بن کلاب جب شام سے آئے تو ان کے مشورہ سے مکانات بننا شروع ہوئے اور مکہ کے معاشرہ کو اور اس کی اجتماعی اور مذہبی ذمہ داریوں کو منظم کیا گیا، اور ان کو اصلاً قصی بن کلاب ہی نے سنبھالا، اس سے قریش کی اہمیت بڑھی اور یہ ذمہ داری ان میں مخصوص ہو گئی، اسلام کے آنے کے بعد شہر کو برابر ترقی ہوئی، اب یہ اپنے قرب و جوار میں دور دور تک سب سے بڑا اور پورے عالم اسلام کا سب سے اہم اور مرکزی شہر ہے۔

شہر کا شمال مشرقی حصہ بلند ہے اور معلاۃ کے نام سے موسوم ہے۔ اسی میں شہر کا مشہور اور تاریخی قبرستان ہے جس کو معلاۃ کہا جاتا ہے۔ یہ الحجون سے اور کدوا پہاڑیوں سے متصل ہے، یہاں سے مکہ مکرمہ میں داخلہ مسنون بتایا گیا ہے۔ عہد اول سے اب تک اسی قبرستان میں اہل مکہ کی تدفین ہوتی رہی ہے۔ معلاۃ کے بالمقابل شہر کے جنوب مغربی جزء میں شہر کا نشیبی محلہ مسفلہ ہے، معلاۃ سے بہہ کر آبیلا سیلابی پانی اسی طرف سے باہر جاتا ہے۔ شہر کا مشرقی حصہ جبل جندہ پر مشتمل ہے جس کے دامن میں بنی ہاشم کا خاندان آباد تھا، یہ جبل ابوتیس کے متصل شمال میں ہے، شہر کے مغربی حصہ میں جبل عمر اور شمال مغربی حصہ میں مقام کدی ہے، یہاں سے مکہ مکرمہ سے باہر جانا مسنون بتایا گیا ہے۔

حرم شریف کے شمالی جانب کے علاقے کو الشامیہ کہا جاتا ہے، اسی کے بالمقابل حرم شریف کے جنوبی علاقہ کا مشہور محلہ جیاد ہے۔ مکہ مکرمہ کا ممتاز محلہ ہے، اسی کے پہلو میں مکہ کا مشہور پہاڑ جبل ابوتیس ہے، شہر کے تقریباً وسط میں حرم شریف (مسجد حرام) ہے۔

(سالنامہ دعوت الحق لاہور ایڈیٹر مولانا محمود احمد غففر مرحوم جنوری ۱۹۹۲ء، نجد و حجاز ایڈیشن ص ۱۰-۱۱-۱۲) مکہ مکرمہ کے فضائل و مناقب میں ایک آیات قرآنی اور احادیث نبویہ وارد ہوئی ہیں لہذا موقع کی مناسبت سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران ۹۶)

”اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا

وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت و ہدایت والا ہے۔“

اس شہر مکہ شریف کا سفر کرنا اہل ایمان پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ جو صاحب استطاعت ہوں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجَّةُ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران)

”اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔“

مکہ مکرمہ میں واقع مسجد حرام میں نماز کا اجر بھی دیگر مساجد سے بہت زیادہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی میں) ایک نماز کسی دوسری مسجد میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار گنا زیادہ اجر رکھتی ہے سوائے مسجد حرام کے۔“ (بخاری)

ایک دوسری حدیث کے الفاظ ہیں:

”میری مسجد (مسجد نبوی شریف) میں نماز پڑھنا کسی دوسری مسجد میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار گنا زیادہ اجر ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا کسی دوسری مسجد میں ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔“ (ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو امن کی جگہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ (آل عمران)

”اور جو اس شہر میں داخل ہو گیا امن میں آ گیا۔“

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”بلاشبہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اس دن سے ہی حرمت والا قرار دیا ہے جب سے زمین و آسمان کی تخلیق ہوئی۔ یہ شہر قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی حرمت کی وجہ سے حرمت والا رہے گا۔ مجھ سے پہلے اس شہر میں کسی کو قتل و قتال کی اجازت نہیں دی گئی اور میرے لئے بھی بہت تھوڑے وقت کیلئے قتال کی اجازت ہوئی، بس یہ شہر قیامت تک حرمت والا ہی رہے گا۔“ (بخاری)

سورہ قصص میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا﴾ (القصص)

کیا ہم نے ان کو امن و امان والے حرم میں جگہ نہیں دی، جہاں ہر قسم کے پھل کھینچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس سے رزق ہے۔

نبی ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا تھا:

”بلاشبہ ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم قرار دیا۔ اور اہل مکہ کے لئے دعا فرمائی۔ میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا جیسا کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد میں اس سے دو گنی (برکت) کی دعا مانگی ہے جو ابراہیم (علیہ السلام) نے اہل مکہ کے لئے مانگی تھی۔“ (مسلم)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کوئی شہر ایسا باقی نہ رہے گا جہاں دجال نہ پہنچے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ اس کے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ (حفاظت کے لئے) ہوں گے جو دجال سے حفاظت کریں گے۔“ (بخاری)

سیدنا عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو حرورہ کے مقام پر کھڑے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے (مکہ مکرمہ کی طرف مخاطب ہو کر) ارشاد فرمایا:

”اللہ کی قسم! (اے شہر مکہ کی سرزمین) تو اللہ کی سب سے اچھی سرزمین ہے اور اللہ کی سب سے پسندیدہ سرزمین ہے۔ اگر مجھے تیرے پاس سے نکالا نہ جاتا تو میں نہ نکلتا۔“ (ترمذی)

حرورہ یہ ایک چھوٹا سا نلہ تھا جہاں پر مکہ کا بازار لگتا تھا۔ یہ جگہ حرم شریف کی پہلی سعودی توسیع میں شامل حرم کر لی گئی تھی۔

مکہ مکرمہ میں ظلم و تشدد کی بھی سخت مذمت اور وعید کی گئی ہے ارشاد باری ہے:

﴿وَمَنْ يَرِدْ فِيهِ بِالْإِحَادِ بِظُلْمٍ نَذِقْهُ مِنْ عَذَابِ الْهِمِّ﴾ (سورہ الحج)

”جو شخص اس میں (یعنی مکہ میں) کوئی ظلم و الحاد (خلاف دین یعنی کفر و شرک کے) کام کا ارادہ کرے گا ہم اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے۔“

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بلاشبہ اسلام غربت کی حالت میں تھا اور پھر غربت ہی کی حالت میں لوٹ آئے گا جیسا کہ شروع میں تھا۔ ایمان دونوں مسجدوں کے درمیان سمٹ جائے گا جیسا کہ سانپ اپنے بل (سوراخ) میں واپس آ جاتا ہے۔“

امام نووی فرماتے ہیں کہ دونوں مسجدوں سے مراد مکہ کی مسجد (مسجد حرام) اور مدینہ کی مسجد (مسجد نبوی شریف) ہے۔

مکہ مکرمہ کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو آسمان و زمین کی پیدائش ہی کے دن سے حرمت والا شہر قرار دے دیا تھا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول فرمان نبوی ہے۔ جسے ہم گذشتہ سطور میں فضائل مکہ مکرمہ کے ضمن میں درج کر چکے ہیں۔

اس شہر کی حرمت کا تذکرہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ

”یہ شہر قیامت تک حرمت والا ہی رہے گا۔ اس کے (خودرو) کائناتوں کو نہیں توڑا جائے گا نہ ہی اس کے شکار کو پریشان کیا جائے گا اس میں پڑی ہوئی چیز کو کوئی نہ اٹھائے گا سوائے اس کے جو (اس کے مالک تک پہنچانے) اعلان کرنے کی نیت سے اٹھالے (تو جائز ہے) نہ اس کی تازہ گھاس کو کوئی کاٹے گا۔“ (بخاری)

اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبریل امین علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور ان کو حرم کی حدود بتائیں اور ان حدود پر علامتیں نصب کیں۔ (اس کے بعد) نبی ﷺ نے سیدنا حمیم بن اسیر خزاعی رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے بعد ان حدود کی تجدید کے لئے بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے ان حدود کی تجدید کا کام انجام دیا۔ اس کے بعد سے مسلم خلفاء و امراء ہر دور میں مکہ مکرمہ کی ہر چار سمت میں پائی جانے والی ان حدود اور علامتوں کی تجدید کا کام حسب ضرورت کراتے رہے۔ یہاں تک کہ حرم کی حد بندی کے لئے پائی جانے والی ان علامات و نشانیوں کی تعداد تقریباً ایک ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ حرم کی حدود کا دائرہ 127 مربع کلومیٹر پر محیط ہے۔ حدود حرم اور مسجد

حرام کی درمیانی مسافت نئے راستوں سے اس طرح ہے:

- 1- مدینہ منورہ روڈ (تعمیم کی سمت) (6,5 کلومیٹر)
- 2- جدہ ہائی وے (22 کلومیٹر)
- 3- نئے لیٹ روڈ کی سمت (17 کلومیٹر)
- 4- طائف روڈ (طریق بیل کی سمت) (12 کلومیٹر)
- 5- طائف روڈ (ہدی کی سمت) (15 کلومیٹر)

اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے متعلق بہت سے احکام وابستہ فرمائے۔ ہیں اور ان میں پائے جانے والے شعائر کی تعظیم کو خیر الّا اہل فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ﴾ (سورہ الحج ۳۰)

”خوب یاد رکھو کہ جو شخص اللہ کے نام کی لگی چیزوں کا ادب کرے گا۔ رب کے حضور اسے اس کا اچھا ثواب ملنا ہے۔“

ایک مقام پر فرمایا:

﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ (سورہ حج آیت ۳۲)

”اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم بجالائے تو یہ دل کے تقویٰ کا نشان ہے۔“

میقات سے احرام کی پابندی

حرم مبارک کے تقدس اور اس کی حرمت کے پیش نظر کافروں کے لئے اس شہر مقدس میں داخل ہونے پر بڑی سخت پابندی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کھلے لفظوں میں فرمادیا ہے کہ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ (التوبة آیت ۲۸)

”اے ایمان والو! یہ مشرکین نجس و ناپاک ہیں اس سال کے بعد آئندہ یہ لوگ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔“

جو شخص یا جو عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کرے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ جس سمت سے مکہ مکرمہ جا رہا ہے اس سمت میں واقع میقات سے احرام باندھے۔ مشہور میقاتیں درج ذیل ہیں:

- 1- ذوالحلیفہ یہ اہل مدینہ کی میقات ہے۔ ایبار علی کے مقام پر ہے مکہ مکرمہ سے اس کی دوری تقریباً چار سو کلومیٹر ہے اور مسجد نبوی سے

اس کا فاصلہ بارہ کلومیٹر ہے۔

- 2- جحفہ یہ اہل شام و مصر اور ترکی والوں کی میقات ہے۔ نیز یہی میقات ان لوگوں کی بھی ہے جو اس سمت سے آنے والے ہوں۔ جحفہ کی آبادی کے آثار ختم ہو چکے ہیں۔ آج کل بالعموم رابغ سے لوگ احرام باندھتے ہیں رابغ کی دوری مکہ مکرمہ سے 183 کلومیٹر ہے۔

- 3- قَرْنِ مَنَازِل یہ میقات اہل نجد اور اس سمت سے آنے والوں کی ہے۔ جو بیل کبیر کے نام سے معروف ہے۔ مکہ مکرمہ سے اس کی مسافت 75 کلومیٹر ہے۔ وادی محرم اس کے محاذات میں واقع ہے۔

- 4- ذَاتِ عَرَف یہ اہل عراق اور اس سمت سے آنے والوں کی میقات ہے۔ مکہ مکرمہ سے اس کی مسافت 90 کلومیٹر ہے۔ اس کے آثار مٹ چکے ہیں اب اس کے مقابل ایک مقام فریبہ ہے وہاں سے احرام باندھا جاتا ہے۔

- 5- يَلْمَلَم یہ اہل یمن اور اس سمت سے آنے والوں کی میقات ہے۔ مکہ مکرمہ سے اس کی مسافت 92 کلومیٹر ہے۔ اب یہ جگہ سعدیہ کے نام سے معروف ہے۔ (بحوالہ مکہ مکرمہ ماضی و حال کے آئینہ میں از محمود محمد حمو)

مکہ مکرمہ کی اس قدر عزت و عظمت اور حرمت کے باوجود بعض ایسے بھی بد بخت گزرے ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ کی حرمت کو بالائے طاق رکھ کر اس شہر کے تقدس کو پامال کیا بیت اللہ شریف میں قتل و غارت گری کی کوشش کی اور اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کے لئے اللہ کے گھر کو نقصان پہنچانے سے بھی گریز نہ کیا۔ آج کے دور میں جو لوگ مکہ مکرمہ پر چڑھائی اور قبضے کے بارے سوچ رہے ہیں ان کو ابراہہ کا انجام سامنے رکھنا چاہیے۔ تاریخ و سیر کی کتابوں میں لکھا ہے کہ.....

ابراہہ صباح حبشی نے (جو نجاشی بادشاہ حبش کی طرف سے یمن کا گورنر جنرل تھا) جب دیکھا کہ اہل عرب خانہ کعبہ کا حج کرتے ہیں تو صنعاء میں ایک بہت بڑا کلیسا تعمیر کیا اور چاہا کہ عرب کا حج اسی کی طرف پھیر دے۔ مگر جب اس کی خبر ہو

معراج مصطفیٰ ﷺ اور جدید سائنس

تحریر: جناب پروفیسر عبدالمصطفیٰ جاناہ

جنہیں ہم لسانی، چوڑائی اور اونچائی (یا موٹائی) سے تعبیر کرتے ہیں، جب کہ ایک جہت زمانی ہے جسے ہم وقت کہتے ہیں۔ اس طرح عمومی اضافیت نے کائنات کو زمان و مکان کی ایک چادر (Sheet) کے طور پر پیش کیا ہے۔ تمام کہکشائیں، جھرمٹ، ستارے، سیارے، سیارچے اور شہابے وغیرہ کائنات کی اسی زمانی چادر پر منحصر ہیں اور وقت کی جانب سے عائد کردہ پابندیوں کے تابع ہیں۔ انسان چونکہ اسی کائنات مظاہر کا باشندہ ہے، لہذا اس کی کیفیت بھی کچھ مختلف نہیں۔ آئن اسٹائن کے عمومی نظریہ اضافیت کے تحت کائنات کے کسی بھی حصے کو زمان و مکان کی اس چادر میں ایک نقطے کی حیثیت سے بیان کیا جاسکتا ہے۔ اس نظریے نے انسان کو احساس دلایا ہے کہ وہ کتنا بے وقعت اور کس قدر محدود ہے۔

یہاں آکر ہم ایک نقطہ اٹھائیں گے اور وہ یہ ہے کہ کیا کائنات صرف وہی ہے جو طبعی طور پر قابل مشاہدہ ہے؟ ایسی دیگر کائناتیں ممکن نہیں جو ایک دوسرے سے قریب، متوازی اور جداگانہ انداز میں پہلو بہ پہلو وجود رکھتی ہوں؟ اس کا جواب ہے ”ہاں“ لیکن اگر ایسا ممکن ہے تو پھر ہم ایسی دیگر کائناتوں کا مشاہدہ کیوں نہیں کر پاتے؟ اس بات کی وضاحت ذرا سی پیچیدہ اور توجہ طلب ہے۔ اس لیے یہاں ہم ایک اور مثال کا سہارا لیں گے جس سے ہمیں اپنی محدودیت کا صحیح اندازہ ہوگا۔ کارل ساگان (Carl Sagan) جو ایک مشہور امریکی ماہر فلکیات ہے، اپنی کتاب ”کائنات (Cosmos) میں ایک فرضی مخلوق کا تصور پیش کرتا ہے جو صرف دو جہتی (Two Dimensional) ہے، وہ میز کی سطح پر پڑنے والے سائے کی مانند ہیں۔ انھیں صرف دو مکانی جہتیں ہی معلوم ہیں، جن میں وہ خود وجود رکھتے ہیں یعنی لسانی اور چوڑائی، چونکہ وہ ان ہی دو جہتوں میں محدود ہیں، لہذا وہ نہ تو موٹائی یا اونچائی کا ادراک کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے یہاں موٹائی یا اونچائی کا کوئی تصور ہے۔ وہ صرف ایک سطح (Surface) پر ہی رہتے ہیں، ایسی ہی کسی مخلوق سے انسان جیسی سہ جہتی (Three Dimensional) مخلوق کی ملاقات ہو جاتی ہے، راہ درسم بڑھانے کے لیے سہ جہتی مخلوق، اس دو جہتی کو آواز دے کر پکارتی ہے، اس پر دو جہتی مخلوق ڈر جاتی اور سمجھتی ہے کہ یہ آواز اس کے اپنے اندر سے آئی ہے۔

کی رفتار (یعنی تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ) سے ذرا کم رفتار پر سفر کر سکتا ہے، اس راکٹ پر خلا بازوں کی ایک ٹیم روانہ کی جاتی ہے، راکٹ کی رفتار اتنی زیادہ ہے کہ زمین پر موجود تمام لوگ اس کے مقابلے میں بے حس و حرکت نظر آتے ہیں۔ راکٹ کا عملہ مسلسل ایک سال تک اسی رفتار سے خلا میں سفر کرنے کے بعد زمین کی طرف پلٹتا ہے اور اسی تیزی سے واپسی کا سفر بھی کرتا ہے مگر جب وہ زمین پر پہنچتے ہیں تو انھیں علم ہوتا ہے کہ یہاں ان کی غیر موجودگی میں ایک طویل عرصہ گزر چکا ہے، اپنے جن دوستوں کو وہ لانچنگ پیڈ پر خدا حافظ کہہ کر گئے تھے، انھیں مرے ہوئے بھی پچاس برس سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے اور جن بچوں کو وہ غاؤں غاؤں کرتا ہوا چھوڑ گئے تھے وہ سن رسیدہ بوزھوں کی حیثیت سے ان کا استقبال کر رہے ہیں۔ وہ شدید طور پر حیران ہوتے ہیں کہ انھوں نے تو سفر میں دو سال گزرارے، لیکن زمین پر اتنے برس کس طرح گزر گئے۔

اضافیت میں اسے ”جڑواں تقاضا (Twins Paradox) کہا جاتا ہے اور اس تقاضے کا جواب خصوصی نظریہ اضافیت ”وقت میں تاخیر“ (Time dilation) کے ذریعے فراہم کرتا ہے، جب کسی چیز کی رفتار بے انتہا بڑھ جائے اور روشنی کی رفتار کے قریب پہنچے لگے تو وقت ساکن لوگوں کے مقابلے میں سست پڑنا شروع ہو جاتا ہے، یعنی یہ ممکن ہے کہ جب ہماری مثال کے خلائی مسافروں کے لیے ایک سیکنڈ گزرا ہو تو زمینی باشندوں پر اسی دوران میں کئی گھنٹے گزر گئے ہوں۔

نظریہ اضافیت ہی کا دوسرا حصہ یعنی ”عمومی نظریہ اضافیت“ ہمارے سوال کا تسلی بخش جواب دیتا ہے۔ عمومی نظریہ اضافیت میں آئن اسٹائن نے وقت (زمان) اور خلا (مکان) کو ایک دوسرے سے مربوط کر کے زمان و مکان (Time and Space) کی مخلوط شکل میں پیش کیا ہے اور کائنات کی اسی انداز سے منظر کشی کی ہے۔ کائنات میں تین جہتیں مکانی (Spatial Dimensions) ہیں

موجودہ صدی میں یوں تو بہت سے سائنسی نظریات پیش ہوئے، مگر ان میں سب سے زیادہ معروف نظریہ آئن اسٹائن نظریہ اضافیت (Theory of Relativity) کہلاتا ہے۔ اس نظریے کی آمد نے کائنات اور قوانین کائنات کے بارے میں ہمارے انداز نظر کو ایک نیا زاویہ ہم پہنچایا اور ہمارے ذہن کو وسعت دی۔

جب کبھی واقعہ معراج کا تذکرہ ہوتا ہے تو ہمارے یہاں سائنسی حلقوں سے لے کر علمائے کرام تک اسی نظریے کا حوالہ دیتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا معراج پر جانا اور ایک طویل مدت گزار کر واپس آنا، مگر آپ ﷺ کی غیر موجودگی میں زمین پر وقت کا نہ گزرنایا نظریہ اضافیت سے کماحقہ تعارف حاصل کر لیا جائے تا کہ طبعیات سے تعلق رکھنے والوں کے ذہن میں نظریہ اضافیت کے نکات تازہ ہو جائیں اور ایک عام قاری کے لیے نظریہ اضافیت کو سمجھنا آسان ہو جائے۔

کہا جاتا ہے کہ موجودہ سائنس انسانی شعور کے ارتقاء کا عروج ہے لیکن سائنس دان اور دانشور یہ حقیقت تسلیم کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں کہ انسان قدرت کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کا ابھی تک صرف پانچ فیصد حصہ استعمال کر سکا ہے، قدرت کی عطا کردہ بقیہ پچانوے فیصد صلاحیتیں انسان سے پوشیدہ ہیں۔ وہ علم جو سو فیصد صلاحیتوں کا احاطہ کرتا ہو، اُسے پانچ فیصدی محدود ذہن سے سمجھنا ناممکن امر ہے۔ واقعہ معراج ایک ایسی ہی مسلمہ حقیقت اور علم ہے جو سائنسی توجیہ کا محتاج نہیں۔ نظریہ دو حصوں پر مبنی ہے، ایک حصہ ”نظریہ اضافیت خصوصی“ (Special Theory of Relativity) کہلاتا ہے، جب کہ دوسرے حصہ ”نظریہ اضافیت عمومی“ (General Theory of Relativity) کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ خصوصی نظریہ اضافیت کو سمجھنے کے لیے ہم ایک مثال کا سہارا لیں گے۔

فرض کیجیے کہ ایک ایسا راکٹ بنالیا گیا ہے جو روشنی

کے سائنسی علوم کے مطابق روشنی کی رفتار ہر چیز سے زیادہ ہے اور اگر کوئی شخص آسمانوں کی سیر کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ اس کی رفتار روشنی کی رفتار سے زیادہ ہو۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ روشنی کی رفتار سے بہت کم رفتار پر زمین پر آنے والے شہابے ہوا کی رگڑ سے جل جاتے ہیں اور فضا ہی میں بھسم ہو جاتے ہیں تو پھر یہ کیوں کر ممکن ہے کہ حضور ﷺ اتنا طویل سفر پلک جھپکنے میں طے کر سکے۔

اعتراضات کا جواب:

مندرجہ بالا اعتراضات کی وجہ سے ہی ان کے دماغوں میں یہ شک پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ معراج خواب میں ہوئی اور یہ کہ حضور ﷺ غنودگی کی حالت میں تھے اور پھر آنکھ لگ گئی اور یہ تمام واقعات عالم رؤیا میں آپ ﷺ نے دیکھے یا روحانی سفر درپیش تھا۔ جسم کے ساتھ اتنے زیادہ فاصلوں کو کھولیں طے کرنا ان کی سمجھ سے باہر ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ فضائی سفر کی تمام تر مشکلات کے باوجود آخر کار انسان علم کی قوت سے اس پر دسترس حاصل کر چکا ہے اور سوائے زمانے کی مشکل کے باقی تمام مشکلات حل ہو چکی ہیں اور زمانے والی مشکل بھی بہت دور کے سفر سے مربوط ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مسئلہ معراج عمومی اور معمولی پہلو نہیں رکھتا، بلکہ یہ اللہ کی لامتناہی قدرت و طاقت کے ذریعے ممکن ہوا اور انبیاء کے تمام معجزات اسی قسم کے تھے جب انسان یہ طاقت رکھتا ہے کہ سائنسی ترقی کی بنیاد پر ایسی چیزیں بنا لے کہ جو زمینی مرکز ثقل سے باہر نکل سکتی ہیں، ایسی چیزیں تیار کر لے کہ فضا کے زمین سے باہر کی ہولناک شعاعیں ان پر اثر نہ کر سکیں اور مشق کے ذریعے بے وزنی کی کیفیت میں رہنے کی عادت پیدا کر لے، یعنی جب انسان اپنی محدود قوت کے ذریعے یہ کام کر سکتا ہے تو پھر اللہ اپنی لامحدود طاقت کے ذریعے یہ کام نہیں کر سکتا؟

مزید بحث میں پڑنے سے پہلے چند ضروری باتیں واضح کر دی جائیں تو مسئلے کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ آئن اسٹائن کے مطابق مادی شے کے سفر کرنے کی آخری حد روشنی کی رفتار ہے جو 186000 (ایک لاکھ چھیالیس ہزار) میل فی سیکنڈ ہے دوسری رفتار قرآن مجید نے امر کی بتائی ہے جو پلک جھپکنے میں پوری کائنات سے گزر جاتی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

طور پر ”روشنی کی رفتار سے سفر“ کے بجائے مختلف زمان و مکان کے مابین سفر والا تصور زیادہ صحیح اور سائنسی ابہام سے پاک ہے جس کی مدد سے خصوصی نظریہ اضافت کے تحت پیدا ہونے والے سوالات کا تسلی بخش جواب دیا جاسکتا ہے۔

واقعہ معراج پر اعتراضات:

واقعہ معراج بعض لوگوں کی سمجھ میں اس لیے نہیں آتا کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک انسان کس طرح کھربوں میلوں کا فاصلہ یعنی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور پھر زمین سے آسمان تک اور پھر سدرۃ المنتہیٰ تک چشم زدن میں طے کرے۔ واپس آجائے اور بستر بھی گرم ہو اور درازے کی کندھی بھی بل رہی ہو اور وضو کا پانی بھی چل رہا ہو۔

ایسے فضائی سفر میں پہلی رکاوٹ کشش ثقل ہے کہ جس پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے غیر معمولی وسائل و ذرائع کی ضرورت ہے، کیونکہ زمین کے مدار اور مرکز ثقل سے نکلنے کے لیے کم از کم چالیس ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ رفتار کی ضرورت ہے، دوسری رکاوٹ یہ ہے کہ زمین کے باہر خلا میں ہونا نہیں ہے، جب کہ ہوا کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا، تیسری رکاوٹ ایسے سفر میں اس حصے میں سورج کی جلا دینے والی تپش ہے کہ جس حصے پر سورج کی مستقیم روشنی پڑ رہی ہے اور اس حصے میں مار ڈالنے والی سردی ہے کہ جس میں سورج کی روشنی نہیں پڑ رہی، اس سفر میں چوٹھی رکاوٹ وہ خطرناک شعاعیں ہیں کہ فضا کے زمین سے اوپر موجود ہیں، مثلاً کلمک ریز (Cosmic Rays) الٹرا وائلٹ ریز (Ultra violet Rays) اور ایکس ریز (X-Rays) یہ شعاعیں اگر تھوڑی مقدار میں انسانی بدن پر پڑیں تو بدن کے آرگازم (Organism) کے لیے نقصان دہ نہیں ہیں، لیکن فضا کے زمین کے باہر یہ شعاعیں بہت تباہ کن ہوتی ہیں۔ (زمین پر رہنے والوں کے لیے زمین کے اوپر موجود فضا کی وجہ سے ان کی تابش ختم ہو جاتی ہے) ایک اور مشکل اس سلسلے میں یہ ہے کہ خلا میں انسان بے وزنی کی کیفیت سے دوچار ہو جاتا ہے اگرچہ تدریجاً بے وزنی کی عادت پیدا کی جاسکتی ہے لیکن اگر زمین کے باسی بغیر کسی تیاری اور تمہید کے خلا میں جائیں تو بے وزنی سے نمٹنا بہت ہی مشکل یا ناممکن ہے، آخری مشکل اس سلسلے میں زمانے کی مشکل ہے اور یہ نہایت اہم رکاوٹ ہے کیونکہ دور حاضر

سہ جہتی مخلوق، دو جہتی سطح میں داخل ہو جاتی ہے تا کہ اپنا ویدار کرا سکے مگر دو جہتی مخلوق کی تمام تر حیات صرف دو جہتوں تک ہی محدود ہیں، اس لیے وہ سہ جہتی مخلوق کے جسم کا وہی حصہ دیکھ پاتی ہے جو اس سطح پر ہے، وہ مزید خوف زدہ ہو جاتی ہے، اس کا خوف دور کرنے کے لیے سہ جہتی مخلوق، دو جہتی مخلوق کو اونچائی کی سمت اٹھا لیتی ہے اور اپنی دنیا والوں کی نظر میں ”غائب“ ہو جاتا ہے، جب کہ وہ اپنے اصل مقام سے ذرا سا اوپر جاتا ہے۔ سہ جہتی مخلوق اسے اونچائی اور موٹائی والی چیزیں دکھاتی ہے اور بتاتی ہے کہ یہ ایک اور جہت ہے جس کا مشاہدہ وہ اپنی دو جہتی دنیا میں رہتے ہوئے نہیں کر سکتا تھا۔ آخر کار دو جہتی مخلوق کو اس کی دنیا میں چھوڑ کر سہ جہتی مخلوق رخصت ہو جاتی ہے۔ اس انوکھے تجربے کے بارے میں جب یہ دو جہتی مخلوق اپنے دوستوں کو بتاتی ہے اور کہتی ہے کہ اس نے ایک نئی جہت کا سفر کیا ہے جسے اونچائی کہتے ہیں، مگر اپنی دنیا کی محدودیت کے باعث وہ اپنے دوستوں کو یہ سمجھانے سے قاصر ہے کہ اونچائی والی جہت کس طرف ہے۔ اس کے دوست اس سے کہتے ہیں کہ آرام کرو اور ذہن پر دباؤ نہ ڈالو کیوں کہ اس کے خیال میں اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

ہم انسانوں کی کیفیت بھی دو جہتی سطح پر محدود اس مخلوق کی مانند ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہماری طبعی قفس (Physical prison) چہار جہتی ہے اور اسے ہم وسیع و عریض کائنات کے طور پر جانتے ہیں۔ ہماری طرح کائنات میں رو بہ عمل طبعی قوانین بھی ان ہی چہار جہتوں پر چلنے کے پابند ہیں اور ان سے باہر نہیں جاسکتے۔ یہی وجہ ہے کہ عالم بالا کی کائنات کی تفہیم ہمارے لیے ناممکن ہے اور اس جہان دیگر کے مظاہر ہمارے مشاہدات سے بالاتر ہیں۔ اب ہم واپس آتے ہیں اپنے اصل موضوع کی طرف۔ عالم دنیا یعنی قابل مشاہدہ کائنات اور عالم بالا یعنی ہمارے مشاہدے و ادراک سے ماوراء کائنات دو الگ زمانی و مکانی چادریں ہیں۔ یہ ایک دوسرے کے قریب تو ہو سکتی ہیں لیکن بے انتہا قربت کے باوجود ایک کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا دوسری کائنات میں ہونے والے عمل پر نہ اثر پڑے گا اور نہ اسے وہاں محسوس کیا جائے گا۔

راقم کی ناقص رائے میں واقعہ معراج کی دلیل کے

اس لیے سات قدم میں ساتوں آسمان طے ہو گئے، پھر اس سے آگے کی مسافت بھی چند قدم کی تھی۔

حاصل کلام یہ کہ کل سفرات کے بارہ گھنٹوں میں سے صرف چند منٹ میں طے ہو گیا اور اسی طرح واپسی بھی، تو اب بتائیے کہ اس سرعت سیر کے ساتھ ایک ہی رات میں آمد و رفت ممکن ٹھہری یا غیر ممکن؟ اب فرمایا جائے کہ کیا اشکال باقی رہا؟

علاوہ ازیں ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ ایک گھر میں بیک وقت بلب جل رہے ہیں، بجلی (سیلنگ فین) سے ہوا آ رہی ہے، ریڈیو سنا جا رہا ہے، ٹیلی ویژن دیکھا جا رہا ہے، ٹیلی فون پر گفتگو ہو رہی ہے، فریج میں کھانے کی چیزیں محفوظ کی جا رہی ہیں، ایئر کنڈیشنر سے کمرہ ٹھنڈا ہو رہا ہے، ٹیپ ریکارڈ پر ریکارڈنگ ہو رہی ہے، گرائنڈر میں مسالے پس رہے ہیں، استری سے کپڑوں کی شکنیں دور ہو رہی ہیں، سی ڈی پلیئر پر فلمیں دیکھیں جا رہی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ کسی نے بڑھ کر مین سوئچ آف کر دیا، پھر کیا تھالوں میں ہر چیز نے کام کرنا بند کر دیا۔ معلوم ہوا یہ تمام کرنٹ کی کار فرمائی تھی۔ یہی حال کارخانوں کا ہے، کپڑا بنا جا رہا ہے، جیسے ہی بجلی غائب ہوئی تانے بانے بننے والی ٹھیکس رک گئیں، جونہی کرنٹ آیا ہر چیز پھر سے کام کرنے لگی۔ آج کا انسان ان روزمرہ کے مشاہدات کے پیش نظر واقعہ معراج کی روایات کی صداقت کا ادراک کر سکتا ہے۔

جسم دروح کے ساتھ معراج کا حاصل ہونا آنحضرت ﷺ کا خصوصی شرف ہے، یہ مرتبہ کسی اور نبی اور رسول کو حاصل نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اپنے نبی و رسول ﷺ کی عظمت و برگزیدگی کو ظاہر کرنے کے لیے یہ خارق عادت قدرت ظاہر فرمائی۔ یہ مسئلہ خالص یقین و اعتقاد کا ہے، بس اس پر ایمان لانا اور اس کی حقیقت و کیفیت کو علم الہی کے سپرد کر دینا ہی عین عبادت ہے۔ ویسے بھی نبوت، وحی اور معجزوں کے تمام معاملات احاطہ عقل و قیاس سے باہر کی چیزیں ہیں جو شخص ان چیزوں کو قیاس کے تابع اور اپنی عقل و فہم پر موقوف رکھے اور کہے کہ یہ چیز جب عقل میں نہ آئے ہیں اس کو نہیں مانوں گا، تو سمجھنا چاہیے کہ وہ شخص ایمان کے اپنے حصہ سے محروم رہا۔ اللہ رب العزت ہمیں قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وہ آدمی چاہے پوری کائنات کی سیر کر کے آجائے۔
بجلی کا ایک بلب ایک لاکھ چھپاسی ہزار میل کے فاصلے پر رکھ دیں۔ سوئچ دبائیں تو ایک سیکنڈ میں وہ بلب جلنے لگے گا، یہ برقی رو کی تیز رفتاری ہے اور پھر ہوا کی تیز رفتاری بھی اس کی ایک مثال ہو سکتی ہے، اب معراج شریف میں چاہے ہزار برس صرف ہو گئے ہوں یا ایک لاکھ برس ہو گئے ہوں، وقت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ورنہ یہ شبہ اور اشکال پیش آ سکتا ہے کہ اتنی طویل و عظیم مسافت ایک رات میں کیسے طے ہو گئی، اللہ جل جلالہ کی قدرتیں لا انتہا ہیں، وہ ہر بات پر قادر ہے۔

قرآن پاک میں فرمایا:
﴿قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ اللَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ مَنْ اِلٰہٍ غَیْرِ اللّٰهِ یَاْتِیْتُكُمْ بِضِیَآءٍ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۚ قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ مَنْ اِلٰہٍ غَیْرِ اللّٰهِ یَاْتِیْتُكُمْ بِلَیْلِ ۚ تَسْكُنُوْنَ فِیْہِۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ [سورۃ قصص: 71، 72]
”آپ کہیے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر تم پر اللہ ہمیشہ قیامت کے دن تک رات کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے پاس کوئی روشنی لے آئے؟ تو کیا تم نہیں سنئے۔ آپ کہیے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر اللہ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک دن کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے پاس کوئی رات لے آئے جس میں تم آرام کرو؟ تو کیا تم نہیں دیکھتے۔“

تو حق تعالیٰ کو پوری قدرت ہے اگر چاہے تو وہ وقت کو روک سکتا ہے، پھر جب انسانی صنعت سے خلائی جہاز، چاند، زہرہ اور مریخ تک پہنچ سکتے ہیں تو خدائی طاقت اور لامتناہی قدرت رکھنے والے کے حکم سے کیا اس کے رسول ﷺ شب معراج میں آسمانوں کو طے کر کے سدرۃ المنتہی تک نہیں پہنچ سکتے؟ ہے کوئی سوچنے والا؟ پھر ایک اور طریقے سے غور کریں کہ جو سواری براق آپ کے لیے بھیجی گئی تھی، اس کی تیز رفتاری کا کیا عالم تھا۔ روایت میں تصریح کے ساتھ درج ہے کہ اس کا ایک قدم حد نظر تک پڑتا تھا جو روشنی کی رفتار سے ہزار ہا درجہ زیادہ ہے۔ ہماری نظروں کی حد نیلگوں خیمہ ہے جو آسمان کے نام سے موسوم ہے تو یہ کہنا پڑے گا کہ براق کا پہلا قدم پہلے آسمان پر پڑا اور چونکہ آسمان از روئے قرآن پاک سات ہیں،

﴿وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ ۚ کَلِمَۃٍ اَبْصَرَ﴾ [القدر: 50]
”اور ہمارا حکم ایسا ہے جیسے ایک پلک جھپک جانا۔“

سائنسدان جانتے ہیں کہ ایٹم کے بھی 100 چھوٹے چھوٹے ذرات ہیں (Sub Atomic Particles) ان میں سے ایک نیوٹرینو (Neutrino) ہے جو تمام کائنات کے مادے میں سے بغیر ٹکرائے گزر جاتا ہے، مادہ اس کے لیے مزہق پیدا نہیں کرتا اور نہ ہی وہ کسی مادی شے سے رگڑ کھاتا ہے، وہ بہت چھوٹا ذرہ ہے اور نہ ہی وہ رگڑ سے جلتا ہے، کیونکہ رگڑ تو مادے کی اس صورت میں پیدا ہوگی جب کہ وہ کم از کم ایٹم کی کمیت کا ہوگا۔۔۔۔۔ (یاد رہے کہ ابھی حال ہی میں سرن لیبارٹری میں تحقیق کرنے والے سائنس دانوں نے 23 ستمبر 2011ء کو یہ اعلان کیا ہے کہ تجربات سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ نیوٹرینو کی رفتار روشنی کی رفتار سے بھی زیادہ ہے)

ایک اور بات یہ ہے کہ ایٹم (Atom) کے مرکز کے گرد الیکٹرون چکر لگا رہے ہوتے ہیں، ان دونوں کے درمیان مادہ نہیں ہوتا، بلکہ وہاں بھی خلا موجود ہوتا ہے، ایک اور ذرے کے بارے میں تحقیق ہو رہی ہے جس کا نام (Tachyon) ہے اس کا کوئی وجود ابھی تک ثابت نہیں ہو سکا، لیکن تیوری (Theory) میں اس کا ہونا ثابت ہے، یہ ہیں مادے کی مختلف اشکال اور ان کی رفتاریں۔

جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو براق پر سوار کیا۔ براق، برق سے نکلا ہے، جس کے معنی بجلی ہیں، جس کی رفتار 186000 میل فی سیکنڈ ہے، اگر کوئی آدمی وقت کے گھوڑے پر سوار ہو جائے تو وقت اس کے لیے ٹھہر جاتا ہے، یعنی اگر آپ 186000 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے چلیں تو وقت رک جاتا ہے کیونکہ وقت کی رفتار بھی یہی ہے، وقت گزر جائے گا، کیونکہ وقت اور فاصلہ مادے کی چوٹی جہت ہے اس لیے جو شخص اس چوٹی جہت پر قابو پا لیتا ہے کائنات اس کے لیے ایک نقطہ بن جاتی ہے، وقت رک جاتا ہے، کیونکہ جس رفتار سے وقت چل رہا ہے وہ آدمی بھی اسی رفتار سے چل رہا ہے، حالانکہ وہ آدمی اپنے آپ کو چلتا ہوا محسوس کرے گا، لیکن کائنات اس کے لیے وہیں ٹھم جاتی ہے جب اس نے وقت اور فاصلے کو اپنے قابو میں کر لیا ہو، اس کے لیے چاہے سیکڑوں برس اس حالت میں گزر جائیں لیکن وقت رک کر رہے گا اور جوں ہی وہ وقت کے گھوڑے سے اترے گا وقت کی گھڑی پھر سے تک تک شروع کر دے گی،

ماہِ رجب کی حرمت

تحریر: جناب امیرِ فضل اعوان

لڑائی کرنا حرام سمجھا جاتا تھا۔ ان مہینوں میں محرم، ذیقعد اور ذی الحجہ کے مہینے حج کے لئے جب کہ رجب کا مہینہ عمرہ کے۔ مخصوص تھا، اسلام نے ان مہینوں کی تعظیم کو برقرار رکھا۔ ان ایام میں گرچہ کہ لڑائی، جھگڑا یا قتال حرام سمجھا جاتا تھا مگر عرب اپنی ضرورت کے مطابق ان مہینوں میں بھی اپنے بد اعمال جاری رکھتے اور سال کے چار مہینوں کی گنتی کسی بھی مہینے کے حساب سے پوری کر لیا کرتے تھے۔ اسی لئے قرآن کریم میں بھی ان کے اس عمل کو سخت ناپسند کیا گیا، رجب کے حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

”ابن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو! زمانہ پھر اسی نقشہ پر آ گیا جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔ ایک سال بارہ مہینہ کا ہوتا ہے، ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں جن میں تین مہینے مسلسل ہیں یعنی ذیقعد، ذی الحجہ، محرم اور ایک رجب کا مہینہ ہے جو کہ جمادی الآخر اور ماہ شعبان کے درمیان آتا ہے۔“ (صحیح بخاری)

رجب کی حرمت یا احترام کے حوالہ سے متعدد احادیث موجود ہیں مگر قبل از اسلام بھی جہالت کی بے پناہ رسوم موجود تھیں جن کا تسلسل آج بھی برقرار نظر آتا ہے۔ اسلام سے قبل ماہ رجب میں قربانی کی جاتی تھی اور اس حوالہ سے فرغ اور عتیرہ کا بیان ملتا ہے۔ فرغ اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا ہے جسے عرب بتوں کے نام پر ذبح کرتے اور خود کھا لیتے تھے جب کہ اس کی کھال درخت سے لٹکا دی جاتی تھی۔ اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ جو رجب کے پہلے عشرہ کے لئے مخصوص تھا، اسلام نے جہاں دور جہالت کی دیگر رسوم و رواج منسوخ کئے وہیں فرغ اور عتیرہ کے حوالہ سے بھی سمات کی گئی۔ اس باب میں ایک حدیث پاک میں آتا ہے:

قری تقویم کے حوالہ سے چار مہینوں کی مسلمہ حرمت بارے متعدد روایات موجود ہیں۔ رجب المرجب بھی ان چار حرمت والے مہینوں میں شامل ہے جو قبل از اسلام بھی مکرم و محترم تھا اور اسلام نے بھی اسے تعظیم و تکریم کے درجہ پر فائز کیا۔ جس طرح نماز ادا کرنے کے لئے مقررہ اوقات کی اہمیت ہے اسی طرح حج اور روزہ جیسی عبادات بھی مخصوص ایام میں ادا کی جاتی ہیں۔ بصورت شرعی عذر روزوں کی قضا کی اجازت دی گئی ہے مگر حج کے سلسلہ میں ایسی کوئی رعایت میسر نہیں۔ بنیادی طور پر سال کو بارہ مہینوں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ تقویم کے لحاظ سے شمس و قمری سال میں واضح فرق موجود ہے جو کہ روزہ و حج جیسی عبادت کی سہولت کے لئے ہی رکھا گیا تاکہ گرم علاقوں کے رہائشی افراد کو ہمیشہ سخت موسم کے روزے نہ رکھنے پڑیں۔ حرمت والے چار مہینوں میں رجب ساتویں نمبر پر آتا ہے۔ رجب اسم مشتق ہے اور ہمیشہ مذکر ہی استعمال ہوا۔ یہ لفظ ”ترجیب“ سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ”تعظیم کرنا“ ہے۔ رجب کی تکریم کے حوالہ سے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”بلاشبہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے کتاب الہی میں بارہ ہی ہے (اور) ان میں سے چار (مہینے) حرمت کے ہیں، یہی دین (کا) سیدھا (راستہ) ہے، لہذا (مسلمانو!) ان (حرمت کے مہینوں) میں (جنگ و خونریزی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو، اور تمام مشرکین سے (بلا استثناء) جنگ کرو جس طرح وہ تم سب سے (بلا استثناء) جنگ کرتے ہیں اور یہ جان رکھو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔“ (التوبہ: ۳۶)

عرب قبل از اسلام بھی قمری سال کے ان چار ماہ کی تعظیم کیا کرتے تھے اور اس دوران قتال و جدال اور

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اسلام میں) نہ عتیرہ ہے اور نہ فرغ۔“ (سنن ابوداؤد)

رجب میں معراج کے حوالہ سے بھی روایت ملتی ہے اور آپ ﷺ اس مقدس مہینے میں روزوں کا بھی اہتمام فرمایا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے استفسار پر آپ ﷺ نے اس کی توجیہ بھی بیان کی، حدیث مبارکہ میں اس حوالہ سے منقول ہے:

”سیدنا اسماء بن زیدؓ سے روایت ہے انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کو ماہ شعبان کے علاوہ کسی دوسرے ماہ میں اس طریقہ سے (یعنی پابندی سے) روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھتا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں انسان کے اعمال خداوند قدوس کے پاس اٹھائے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو جس وقت میرا روزہ ہو۔“ (سنن نسائی)

رسول کریم ﷺ ماہ رجب میں نہ صرف روزوں کا اہتمام فرمایا کرتے تھے بلکہ عبادات کی کثرت کے ساتھ دعا کا بھی خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا۔ اس باب میں ایک حدیث پاک میں مرقوم ہے:

”سیدنا انسؓ فرماتے ہیں کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو سرتاج دو عالم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! رجب اور شعبان کے مہینے (کی ہماری اطاعت و عبادات) میں ہمیں برکت دے اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔ نیز حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکتا دن ہے۔“ (بیہقی، مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث مبارکہ میں رجب میں ہی استقبال رمضان کا اشارہ بھی ملتا ہے، ”اور ہمیں رمضان تک پہنچا“ کا مطلب یہ ہے کہ ”اے اللہ! ہمیں یہ سعادت بخش کہ پورا رمضان پائیں اور رمضان کے تمام دنوں میں ہمیں روزے رکھنے اور نماز تراویح پڑھنے کی توفیق ہو۔“

رجب کے حوالہ سے احادیث مبارکہ میں دور حاضر کی مروجہ بہت سی روایات کا کوئی ذکر نہیں ملتا اور بعض ایسی

مضمون نگار حضرات توجہ فرمائیں

- ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور کے لیے اپنی نگارشات ارسال کرتے وقت ان امور کو پیش نظر رکھیں:
- ✽ مضمونہ: "کی ایک" جانب، کھلے رول کاغذ پر حاشیہ چھوڑ کر لکھیں۔ فونو کا پی اور شائع شدہ مضمون نہ بھیجیں۔
 - ✽ مضمون باحوالہ ہو اور آیات پر اعراب لگائیں۔
 - ✽ ناقابل اشاعت مضامین کی واپسی کا ادارہ پابند نہ ہوگا۔
 - ✽ مضامین پر اپنا پورا پتا اور فون نمبر اور ای میل تحریر فرمائیں۔
 - ✽ خبروں پر خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
 - ✽ میرج اداروں کے اشتہارات ارسال نہ فرمائیں۔
 - ✽ جلسوں کے اعلانات پندرہ روز پہلے اور رپورٹ وغیرہ مختصر ہونی چاہیے۔
 - ✽ امید ہے کہ آپ ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔
 - ✽ شکر یہ (ادارہ)

تقریب تکمیل بخاری شریف

- ✽ بمقام جامعہ اسلامیہ الحمدیہ، گلشن آباد حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ بتاریخ 22 مئی 2015ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عصر۔ خطبہ جمعہ المبارک جناب ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر حفظہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عباس انجم گوندلوی صاحب درس حدیث ارشاد فرمائیں گے۔ مولانا عبدالسلام زاہد مدرس جامعہ ہذا سیرت امام بخاری پر گفتگو فرمائیں گے۔
- ✽ منجانب: انجمن خدام اہل حدیث گوجرانوالہ

تقریب تکمیل بخاری شریف

- ✽ بمقام جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد کرم اہل حدیث ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ بتاریخ 29 مئی 2015ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عصر۔ خطبہ جمعہ المبارک شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبدالستار احمد حفظہ اللہ۔ درس حدیث: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالستار احمد حفظہ اللہ۔
- ✽ منجانب: شعبہ نشر و اشاعت جامعہ اسلامیہ سلفیہ ٹاؤن گوجرانوالہ

عمرہ کے لیے روانگی

- ✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے سرپرست خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث محلہ انصار کالونی گوجرہ مولانا عبدالقادر عثمان صاحب 7 مئی کو عمرہ کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ منجانب: محمد سرفراز حسن گوجرہ

درس قرآن

- ✽ جامعہ تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ لاہور 18 مئی 2015ء بروز پیر جناب پروفیسر حافظ محمد ایوب کا درس قرآن ہوگا۔

طرح نہ اٹھا۔ اس کا رخ شمال جنوب یا مشرق کی طرف کیا جاتا تو اٹھ کر دوڑنے لگتا، لیکن کعبے کی طرف کیا جاتا تو بیٹھ جاتا۔ اسی دوران اللہ نے ابابیلوں کا ایک جھنڈ بھیج دیا جس نے لشکر پر ٹھیکری جیسے پتھر گرائے اور اللہ نے اسی سے انہیں کھائے ہوئے بھس کی طرح بنا دیا۔ ہر چڑیا کے پاس تین تین کنکریاں تھیں، ایک چوچ میں اور دو پنجوں میں کنکریاں پہنے بیٹھیں تھیں، مگر جس کسی کو لگ جاتی تھیں اس کے اعضاء کٹنا شروع ہو جاتے تھے اور وہ مر جاتا تھا۔ یہ کنکریاں ہر آدمی کو نہیں لگی تھیں، لیکن لشکر میں ایسی بھگدڑ مچی کہ ہر شخص دوسرے کو روندنا، کچلنا، گرتا پڑنا بھاگ رہا تھا۔ پھر بھاگنے والے ہر راہ پر گر رہے تھے اور ہر چشمے پر مر رہے تھے۔ ادھر ابرہہ پر اللہ نے ایسی آفت بھیجی کہ اس کی انگلیوں کے پورے جھڑ گئے اور صنعا پہنچتے پہنچتے چوڑے جیسا ہو گیا۔ پھر اس کا سینہ پھٹ گیا، دل باہر نکل آیا اور وہ مر گیا۔ (الریق المختوم ص 95-96)

اس واقعہ کے بعد دنیا کی نگاہیں خانہ کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئیں کیونکہ انہیں بیت اللہ شریف کی عظمت کا واضح نشان مل گیا تھا اور یہ بات ان کے دلوں میں بیٹھ گئی کہ اس مقدس گھر کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے تقدس کے لئے منتخب کیا ہے۔ اور ہر دور میں وہ اس کے تقدس کی حفاظت خود فرمائے گا۔

تحفظ حریم شریفین سیمینار احمد پور شرقیہ

✽ اہل حدیث یوتھ فورس ضلع بہاول پور کے زیر اہتمام تحفظ حریم شریفین سیمینار 29 اپریل کو جامع مسجد ٹاہلیاں والی اہل حدیث احمد پور شرقیہ میں زیر صدارت حافظ محمد ارشد سرپرست بہاول پور منعقد ہوا۔ سیمینار حاضری اور انتظامات کے حوالے سے بہت کامیاب رہا اور شرکاء نے حریم کے تحفظ کے لیے کٹ مرنے کا عزم کیا۔ سیمینار سے حافظ محمد اسلم حنیف ناظم ضلع رحیم یار خاں، حافظ اصغر سلفی، مولانا عبدالستار علی پوری، حافظ محمد عزیز سلفی، صدر صلیبی حافظ عمران سلفی، سید عمر فاروق جبکہ خصوصی خطاب مولانا عمر صدیق کا ہوا۔ انجمن سیکرٹری کے فرائض ڈاکٹر عبدالکریم ندیم نے سرانجام دیئے۔

منجانب: محمد اشفاق سلفی سرپرست ضلع بہاول پور

رسومات جو کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں جن کا دین میں دور رسالت کے بعد اضافہ کیا گیا وہ کسی بھی طرح درست نہیں اور مخصوص ایام میں متعین روزوں یا رات میں قیام بارے کوئی صحیح حدیث وارد نہیں۔ اس حوالہ سے حافظ ابن حجر تین العجب بما ورد فی فضل رجب، 71 میں بھی تفصیلی ذکر کرتے ہوئے یہ امر بیان کرتے ہیں۔ الفوائد الجودہ، 392 میں امام شوکانی نے علی بن ابراہیم العطار سے نقل کیا ہے کہ رجب میں روزوں کی فضیلت بارے 4 رکعات، سو مرتبہ آیہ الکرسی اور سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے والی حدیث بھی مستند نہیں، اس حوالہ سے ابن الجوزیؒ بھی المونوعات، 435/2 میں کہتے ہیں کہ یہ ضعیف حدیث ہے۔

دور حاضر میں منبر و محراب پر اور قلم و قرطاس کے ذریعے متذکرہ بالا احادیث اور اسی پیرائے میں مزید روایات بھی پورے زور و شور کے ساتھ بیان کی جاتی ہیں جن کی تصدیق نہیں ہو پاتی۔ اسی گھمبیر صورتحال بارے خود رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے تو وہ یقین کر لے کہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“ (بخاری)

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں اندازہ ہو جانا چاہیے کہ رجب یا دیگر مہینوں کے متعلق کسی بھی خاص و عام و مناقب کے سلسلہ میں غیر مستند حدیث بیان کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

بقیہ مکہ مکرمہ کی عظمت و رفعت

کنانہ کے ایک آدمی کو ہوئی تو اس نے رات کے وقت کلیسا کے اندر گھس کر اس کے قبلے پر گندگی پوت دی۔ ابرہہ کو پتا چلا تو سخت برہم ہوا اور ساٹھ ہزار کا ایک لشکر جرار لے کر کعبہ کو ڈھانے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ اس نے اپنے لئے ایک زبردست ہاتھی بھی منتخب کیا۔ لشکر میں کل نو یا تیرہ ہاتھی تھے۔ ابرہہ یمن سے یلغار کرتا ہوا منغس پہنچا اور وہاں اپنے لشکر کو ترتیب دے کر اور ہاتھی کو تیار کر کے مکہ میں داخلے کے لیے چل پڑا جب مزدلفہ اور منی کے درمیان وادی محسر میں پہنچا تو ہاتھی بیٹھ گیا اور کعبہ کی طرف بڑھنے کے لئے کسی

منزل کی تمنا ہے تو کرجہ مسلسل... خیرات میں جہ و دستار نہیں ملے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ پنڈی بھٹیاں میں

کیم مئی دنوں کا سردار جمعہ المبارک کا دن تھا اور پنڈی بھٹیاں کے اہلحدیث انتہائی خوش محسوس کر رہے تھے کہ ان کی مرکزی جامع مسجد محمدی میں مولانا محمد نعیم بٹ نے آج خطبہ جمعہ تحفظ حریم شریفین کے عنوان پر ارشاد فرماتا تھا۔ چنانچہ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے بٹ صاحب مرکزی مسجد آن پہنچے۔ ان کے ساتھ جماعت کے دیرینہ بھی خواہ جناب عبدالرحمن عظیم ناظم مالیات سٹی گوجرانوالہ بھی موجود تھے۔ خطبہ جمعہ کا آغاز تقریباً ساڑھے بارہ بجے ہوا۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے اپنے مخصوص انداز میں فضائل حریم شریفین قرآن وحدیث کی روشنی میں خوب بیان فرمائے۔ لمحہ لمحہ بعد سامعین سبحان اللہ! سبحان اللہ! کہہ کر داد دیتے اور خوشی کا اظہار کرتے۔ فضائل بیان کرنے کے بعد تھوڑی دیر انہوں نے اہلحدیث اور حریم کا آپس میں رشتہ اور تعلق بڑے ہی جذباتی انداز میں پیش کیا جس سے لوگ انتہائی خوش اور اپنے مسلک حق پر فخر محسوس کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا ”جس طرح کوئی بلبل سے نغمہ کوئل سے کوک“ شمع سے پروانہ بارش سے بوند پھول سے خوشبو اور تلی سے اس کا رنگ جدا نہیں کر سکتا“ اسی طرح ہمارے دلوں سے دنیا کا کفر مل جائے تب بھی حریم شریفین کی محبت کو جدا نہیں کر سکتا۔“

انہوں نے ۱۹ اپریل لاہور کی اپنی مثال آپ اور زبردست کامیاب تحفظ حریم ریلی کا تذکرہ کرتے ہوئے اہلحدیث عوام کا حوصلہ بڑھایا اور فرمایا کہ عاشقان مدینہ کا دعویٰ کرنے والے دم سادھے ہاتھ باندھے تک تک دیدم دم نہ کشیدم کا منظر بنے حجروں میں دیکھے ہیں جبکہ اہلحدیث ہر تحصیل ہر شہر کی سڑکوں پر اپنے جذبات کا برملا اظہار کر رہے ہیں اور ماہی بے آب کی طرح حریم کی محبت میں تڑپ رہے ہیں۔ مساجد میں ہالوں میں میدانوں میں بازاروں میں بڑے بڑے اجتماعات میں حریم شریفین کے لیے عقیدت کے پھول نچا کر رہے ہیں اور اپنے جذبہ ایمانی سے حریم شریفین کے دفاع

کے لیے ہر قربانی پیش کرنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ مولانا محمد نعیم بٹ نے اس فلسفہ کا مضبوط دلائل سے رد کیا کہ حکومت پاکستان کو سعودی عرب فوج نہیں بھیجنی چاہیے ورنہ کرائے کی فوج کہلائے گی۔ انہوں نے کہا کہ 1967ء میں جب جنرل ضیاء الحق مرحوم بریگیڈ پر تھے ان کے کمانڈ میں پاکستانی فوج اردن گئی۔ جنوبی ایشیا میں سب سے پہلے خودکش حملے تامل باغیوں نے کیے بالخصوص 1980ء سے 2010ء کے درمیانی تیس سالوں میں انہی باغیوں نے سری لنکا میں مختلف مقامات پر دوسو سے زائد خودکش حملے اور سینکڑوں ہم دھماکے کیے۔ ہزاروں فوجیوں اور شہریوں کو قتل کیا۔ اعلیٰ حکومتی منصب داروں کو تامل گوریلوں اور خودکش حملہ آوروں نے خاک و خون میں تڑپایا۔ 1993ء میں سری لنکن صدر رانا سنگھے پر یما داس کونشانہ بنایا۔ بڑی کوشش کے باوجود سری لنکا کی فوج اور حکومت تامل باغیوں کو زیر نہ کر سکی۔ ان حالات میں اس وقت باغیوں کو کیوں شکست سے دوچار ہونا پڑا؟ اس کا سہرا پاک فوج کے سر ہے۔ جس نے جدید ٹیکنیک توپیں، مشین گنیں، راکٹ اور دیگر موثر اسلحہ اگرچہ قیمتاً دیا مگر دیا۔ اس سے بڑھ کر حکومت سری لنکا اور اس کی افواج کو گوریلوں سے دو دو ہاتھ کرنے کی مہارت بھی سکھائی اور گوریلوں کے اندر مثیلی جنس کا نیٹ ورک قائم کر کے ان کا زور توڑنے کے گر بھی سکھائے۔ اس کے علاوہ پاک فوج نے سری لنکن فضائیہ کی استعداد کار اور صلاحیت کو بہتر بنانے میں بھی مدد کی۔ جس کے نتیجے میں 2009ء میں سری لنکن فوج تامل باغیوں کے سرغنہ ویلو پلائی پر بھاگ کر ہلاک کرنے میں کامیاب ہوئی اور وہاں کے عوام کو سکھ نصیب ہوا۔ آج وہاں پاکستان کا نام دوستی کا حق ادا کرنے پر ایک قابل اعتماد دوست کے طور پر لیا جاتا ہے۔

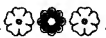
1979ء میں روس نے افغانستان پر چڑھائی کی پاکستان نے روس مخالف عالمی اتحاد کا بھرپور ساتھ دیا۔ ڈیڑھ دہائی تک باقاعدہ بیس کیمپ بنا رہا۔ اس جنگ میں سینکڑوں پاکستانی اگلے جہان پہنچے۔ پھر 1979ء میں

سعودی حکومت کے باغیوں نے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ پر قبضہ کر لیا تو اس قبضہ کو چھڑانے کے لیے پاکستان کے انسٹیل سروسز گروپ کے کمانڈوز نے آپریشن کیا اور بنا کوئی گولی چلائے تمام باغیوں کو زندہ گرفتار کر لیا اور بیت اللہ کو ان کے قبضہ سے چھڑا لیا۔ تب تو پاکستانی فوج کرائے کی فوج نہ ٹھہری؟

انہوں نے سامعین کو مزید توجہ دلاتے ہوئے کہا: دیکھیے تو سہی نائن الیون کے بعد کیا ہوا؟ امریکہ افغانستان پر چڑھ دوڑا تو اس پرانی جنگ میں پاکستان نے نہ صرف امریکہ کو لاجسٹک سپورٹ فراہم کی بلکہ اپنے ہوائی اڈے بھی دے دیے۔ اس وقت اقوام متحدہ کے چھ مختلف امن مشنوں میں پاکستان کے نو ہزار سے زائد فوجی جوان اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ سابقہ امن مشن میں پاک فوج کے 136 جوان اور 22 افسران اپنی قیمتی جانیں قربان کر چکے ہیں۔ یہ نام نہاد دانشور تبصرہ نگاران کے بارہ میں کیا کہیں گے؟

سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے بڑی ذمہ داری سے کہا: آج کی بات سن لو آج ہمارے 257 فوجی جوان امن مشن میں شریک ہونے کے لیے سوڈان روانہ ہو رہے ہیں جن کو جناب بریگیڈیئر سعد سعید نائیک صاحب سیالکوٹ ایئرپورٹ سے الوداع کریں گے۔ دعا ہے کہ اللہ ان کی محنتیں منظور و مقبول فرمائے اور پاک فوج کو پذیرائی و مزید احترام نصیب فرمائے۔

آخر میں بٹ صاحب نے اپنی گفتگو کا خلاصہ یہ بیان کیا کہ حریم شریفین کی محبت احترام اور دفاع ہمارا ایمان ہے اور پاک افواج کا سعودی عرب جانا بھی ایمان دوستی نبھانا ہے۔ لہذا کرائے کی فوج کہنے والوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور اپنی اسلامی ایمانی صلاحیت کا وزن کرنا چاہیے۔ نماز جمعہ کے بعد رائے محمد اشرف ماسٹر محمد اکرم اور دیگر ساتھیوں نے بٹ صاحب کو الوداع کیا جو اپنی اگلی منزل جامعہ محمدیہ چنیوٹ روڈ نماز عصر کے بعد تنظیمی تربیتی ضلعی اجلاس سے خطاب کے لیے روانہ ہو گئے۔



تحصیل پنڈی گھیب کا اہم اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل پنڈی گھیب کا ایک اہم اجلاس زیر قیادت امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل پنڈی گھیب جناب عارف محمود سلفی بتاریخ 22 مارچ 2015ء بمقام جامعہ اسلامیہ اہل حدیث پنڈی گھیب منعقد ہوا اس اجلاس میں پروفیسر ساجد میر صاحب کو ایک دفعہ پھر سینیئر اور امیر منتخب ہونے پر بھرپور مدد و تہنیک پیش کیا گیا اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کو ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کی گئی۔ شرکاء اجلاس نے قائدین کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا اور ان کی جماعت، دینی، مسلکی و ملی خدمات کو سراہا اور قائدین کی تمام خدمات پر ان کی خراج تحسین پیش کیا۔

منجانب: قاری جلیل الرحمن ناظم نشر و اشاعت تحصیل پنڈی گھیب

تحفظ حریم شریفین پروگرام

مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس سیکرٹری بنگلہ کے زیر اہتمام 15 اپریل 2015ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد الہدیٰ اہل حدیث 72/E.B عارفوالہ میں تحفظ حریم شریفین پروگرام منعقد ہوا جس میں قاری عبدالرزاق نے خطاب کیا۔ قاری بلال شاد ناظم ترجمانی سیکرٹری تھے۔

منجانب: قاری بلال شاد عارفوالہ

تبلیغی پروگرام

17 اپریل کو گوگٹھ سپراپوں کا کامیں تبلیغی پروگرام ہوا جس کا آغاز حافظ صلاح الدین کا کا کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پہلا خطاب حافظ زبیر احمد کا کا ناظم ضلع نیاری نے ”فکر آخرت“ کے عنوان پر کیا۔ آخر میں امیر مرکزی جمعیت ضلع نیاری حافظ عبدالعزیز کا کا نے خصوصی خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم نے ادا کیے۔

منجانب: حافظ صلاح الدین کا کا ناظم شعبہ نشر و اشاعت ضلع نیاری

خطبہ جمعہ المبارک

24 اپریل کا خطبہ جمعہ المبارک حافظ محمد اور نیس فیاء نے ماحیوال میں پڑھایا۔ تحفظ حریم شریفین کے متعلق تاریخ ساز خطاب فرمایا۔ جمعہ میں علاقہ بھر کے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔

منجانب: (مولانا) محمد حسین لدھیانوی ماحیوال

شیخ الحدیث کے ضرورت مند

متعلمین مدارس طلباء و طالبات کی تدریسی خدمات کے لیے اور دوران تعلیمات گرانٹ و قرآن وحدیث کے دورہ جات کے لیے ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

دعا گو: عبدالخالق محمدی ملتان: 0300-6137184

اخبار الجماعۃ

ہفت روزہ اہل حدیث کی توسیع اشاعت!

گذشتہ ہفتے جناب صاحبزادہ مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی صاحب کی ترغیب پر جناب حکیم محمد شتیق صاحب ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث شورکوٹ ضلع جھنگ نے 100 رسالے جاری کروا کر توسیع اشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ادارہ ان کی مساعی جلیلہ کی تحسین کرتا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ادارہ)

کابینہ ضلع کوہاٹ

امیر: مولانا معراج محمد قریشی۔ ناظم: عبدالسلام۔ ناظم مالیات: ڈاکٹر سید فضل قادر ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع کوہاٹ

کابینہ تحصیل لالچی

امیر: ماسٹر عبدالغنیب۔ ناظم: محمد نواز۔ ناظم مالیات: محمد جاوید خان ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع کوہاٹ

کابینہ تحصیل کوہاٹ

امیر: مولانا مومن شاہ۔ ناظم: ماسٹر فضل الرحمن۔ ناظم مالیات: احمد رضا خان ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع کوہاٹ

مرکزی جمعیت پنڈی گھیب کی کابینہ

سرپرست: حاجی متولی خان پنڈی گھیب، امیر: عارف محمود سلفی چکی، نائب امیر اول: مولوی ریاض امین پور، نائب امیر دوم: حاجی شاہجہان گنگا نوالی، ناظم: حافظ بلال احمد زکی چکی، نائب ناظم: محمد خان چھٹہ نیکہ کلاں، ناظم مالیات: محمد اسلم چکی، معاون مالیات: غلام محی الدین سلفی چکی شعبہ خدمت خلق: خضر حیات توت، ناظم تبلیغ: حافظ عمران شاہر چکی، ناظم نشر و اشاعت: قاری جلیل الرحمن پنڈی گھیب۔

منجانب: قاری جلیل الرحمن ناظم نشر و اشاعت تحصیل پنڈی گھیب

مبارک باد

دفاع حریم شریفین ریلی نہایت کامیاب رہی حاضری کے لحاظ سے اور ملکی حالات کے پیش نظر اتنی بڑی ریلی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ مرکزی قائدین اور پوری جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

صاحبزادہ قاری عبدالغفار صدیقی، نائب ناظم تبلیغ ضلع گجرات

حافظ عبدالباسط شیخ پوری کو مبارکباد

مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ جیتا باہریانوالہ تحصیل شیخوپورہ کا اجلاس زیر امارت حضرت مولانا عبدالستار انجم نام شعبہ مساجد مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شیخوپورہ بمقام ذیرہ چوہدری محمد اقبال ملہی منعقد ہوا اور خصوصی طور پر امیر ضلع حافظ عبدالباسط شیخوپوری کی ضلع بھر میں کامیاب قیادت اور جماعتی محنت اور رابطہ مہم کا ذکر خیر کیا گیا۔ چوہدری محمد اقبال ملہی نے کہا کہ حافظ عبدالباسط اب ضلع شیخوپورہ کی پہچان بن چکے ہیں اور حال ہی میں ضلع شیخوپورہ کے تمام جماعتی دھڑوں کا مرکزی امیر کی آمد پر ایک ٹیبل پر جمع ہونا ضلع کی کامیابی کی علامت ہے۔ مولانا عبدالستار انجم نے کہا کہ شہر شیخوپورہ سمیت اب ضلع کی تمام تحصیلیں ایک نظم میں منسلک ہیں۔ اجلاس میں چوہدری محمد اقبال ملہی، حافظ محمد عظیم، محمد نعیم ملہی، چوہدری نذیر حسین ملہی و دیگر مقامی یونٹ کے اراکین نے شرکت کی۔

منجانب: چوہدری محمد نعیم ملہی، امیر حلقہ جیتا باہریانوالہ ضلع شیخوپورہ

میلی میں تاریخ ساز تحفظ حریم شریفین سیمینار

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام ملک بھر میں منعقد ہونے والی ریلیوں کی طرح 30 اپریل 2015ء کو ضلع و ہاڑی میں کامیاب ریلی کے بعد 17 اپریل 2015ء کو تحصیل میلی میں تحفظ حریم شریفین سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام سیاسی، سماجی اور ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے معززین نے شرکت کی اور حریم شریفین سے محبت کا اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر ہزاروں افراد نے شرکت کر کے حریم شریفین کی حرمت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا۔ اس پروگرام کے موقع پر محترم جناب ڈاکٹر وحی اللہ نے سعودی عرب سے ٹیلی فونک خطاب فرمایا۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبداللہ ناصر رحمانی (کراچی) حریم شریفین کی عزت وعظمت اور شان کو احسن انداز میں اجاگر کرنے کے بعد پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان سعودی حکومت کی مرضی کے مطابق اربع سے تعاون کرے۔ اور کہا کہ ہم حریم شریفین کی عزت کی خاطر اپنا تن، من، دھن قربان کرنا کامیابی سمجھتے ہیں۔ آخر میں امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع و ہاڑی حضرت مولانا حافظ غلام اللہ محمدی نے تمام شرکاء سے ہاتھ اٹھوا کر مطالبہ کیا کہ حکومت سعودی عرب کا مکمل ساتھ دیتے ہوئے پاک عرب دوستی کا حق ادا کرے۔

رپورٹ: عبدالماجد (ضلعی بیورو چیف پیغام ٹی وی و ہاڑی)

شیخ مبشر احمد مدنی کو صدمہ

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ناظم مالیات اور چیئرمین فنانس کمیٹی پیغام فی وی مولانا مبشر احمد مدنی کے چچا جناب عبدالرؤف قضاے الہی سے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ مولانا مبشر احمد مدنی کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں مختلف طبقہ ہائے فکر کی دینی، سماجی و سیاسی شخصیات اور جماعتی احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مرحوم منسلک پابند صوم و صلوة اور نیک طینت انسان تھے۔ دعا ہے کہ رب العزت مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر کر کے انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جلد لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔ مزید برآں پروفیسر حافظ عبدالستار حامد میاں محمود عباس و دیگر اہم ذمہ داران و علمائے کرام اور جماعتی احباب نے ان سے تعزیت کا اظہار بھی کیا ہے۔

شریک غم: عبدالرحیم قریشی ناظم دفتر پنجاب

مولانا عبداللہ یوسف کو صدمہ

19 اپریل بروز اتوار کی شب مولانا عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اکاؤنٹ مولانا حافظ محمد عبداللہ اصغر حافظ عبدالسیح اکاؤنٹ کے ماموں حافظ عبدالرحمن تصور کے چچا جان حافظ عبدالخالق کے چھوٹے بھائی اور بندہ حافظ ظلیل الرحمن کے تانا تان الحاج عبدالرحمن قضاے الہی سے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز چیک L-1/4 میں 10:30 بجے ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی نے پڑھائی۔ مرحوم بڑے مودعہ صوم و صلوة کے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس کا وارث بنائے آمین! مولانا عبداللہ یوسف کا رابطہ نمبر 0312-4403173 شریک غم: حافظ ظلیل الرحمن مجاہد

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (مایوس ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ ایسی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

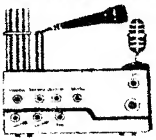
امپورٹڈ U.P.S

بھی دستیاب ہیں۔

0300-6430739

055-4213430

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی

0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹرز ایم اے اکرام مغل (ماہر مکنیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت



ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

سپر سٹار

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

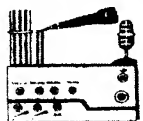
یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزدیکی فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے



پروپرائیٹرز محمد عثمان

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ

عظیم اسلام آبادی
میں چینی دارگاہ

مرکز البس برین البحریت ڈیرہ غازی خان
کے وسیع کراؤنڈ میں

عظیم الشان
خطبہ جمعہ 22
2015

خطاب

شاگرد ناس حضرت خطیب الشیاء

12:30

خطبہ اشہام محبوب غلام
خطبہ اشہام
خطبہ اشہام

قادی محمد عثمان سلفی

مرکز البس برین البحریت ڈیرہ غازی خان (پاکستان) 0300-6786931

خطبہ جامع جمعۃ المبارک

قادی محمد اسلم
16 مئی 2015ء

مرزا محمد عمران
8 مئی 2015ء

عبدالرزاق اطہر
16 مئی 2015ء

حضرت محمد اکرم شہزاد
22 مئی 2015ء

حضرت محمد شفیع
29 مئی 2015ء

حضرت عبدالرشید شہزاد
25 مئی 2015ء

قادی محمد الرحمن
12 مئی 2015ء

حضرت سہرا زحید
26 مئی 2015ء

خطبہ ڈاکٹر الرحمن صدیقی
19 مئی 2015ء

حضرت محمد اکرم شہزاد
40 مئی 2015ء

خطبہ محمد مدوح
3 مئی 2015ء

حضرت محمد اکرم شہزاد
40 مئی 2015ء

مرزا افتخار بیگ تحصیل امیر مرکزی جمعیت البحریت رحیم یار خان 0345 8404089

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے درج ذیل اصلاحی تبلیغی و دینی کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں

خواہش مند حضرات مبلغ چالیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر دس کتابیں مفت منگوائیں

دم ذریعہ علاج کتاب وسنت کی روشنی میں

پیارے نبی ﷺ کی پیاری نماز!

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں

قرآنی اور مسنون دعائیں

نماز کے بعض اہم مسائل

تعارف اہل حدیث

فضیلت اسلام!

طریقہ صیام و قیام

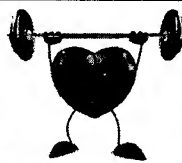
مسائل زکوٰۃ

حرز اعظم

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل دلائل رنگین اور خوبصورت سات اشتہارات کا مکمل سیٹ بھی مفت زیر تقسیم ہے۔ مساجد اہل حدیث کے منتظمین حضرات صرف بیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مکمل سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ موثر ترین ذریعہ ہے۔

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔ محمد یسین راہی، مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب

معجون تسکین دل



دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ

دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا

اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔ 1200 روپے

جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔ وزن 500 گرام

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب اورک	درق لغزہ	ختم غروف
آب بھٹی	آب لین	شہد خالص	بہن سفید	عود ہندی
زعفران	مرورید	درق طلاء	کشتیز	بادرنجوبہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	ختم کاہو	درق عقرنی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز ترہوز
کل دلی	الاجچی خورد	کبر باشی	بہن سرخ	

پاکستان بھر میں



ہوم ڈکیوری 0314-3085577

مکمل علاج مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

فیصل

معجون قوت اعصاب زعفرانی

2133 راہ کا کسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید



زعفران	جائفل	ناگ موش	مغز بندق	آرد خربا	جہر آہن
مصلی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشت چاندی
مرورید	دارچینی	اکر	الاجچی خورد	چغ کراچ	شکوفہ اذخر
درق طلاء	لونگ	مانیں	الاجچی کلاں	چغ مشق	33 اجزاء
درق لغزہ	کوندیکر	جزمو سنگ	ترنجبین	مانجڑ	
مغز چلوڑہ	مغز بادام	رس کواکی	بہن سفید	کوندیکر	


حافظ محمد عثمان ساجد خطیب مجاہد
 0333-8211518
 سید عبداللطیف روضہ عثمانی کراچی 0300 6434393

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

عبدان شفیق قاری

18 ویں شہادہ شریف

تقریب بخاری

جعفر حسین سلفی

محمد عطا اللہ مصطفیٰ

14

مئی جمعرات 2015

تمیل صحیح

فیوض کرام

عبدالحق

مصطفیٰ محمد

نسب بر ط

شاہ یاسر

محمد عثمان شاہ

عبدالمنان

محمد عمران

منتظو احمد

اتحاد

سید عبدالستار جعفر

جامعہ فاطمہ الزہرا السلفیہ للبحث والتدقیق

0300-9648694

14 مئی جمعرات 2015

9 تا 2 بجے

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے

ان چٹ رویتھ فورس پاکستان

زیر اہتمام

دفاع حرمین شریفین اور سعودی عرب کی سالمیت کیلئے

عظیم الشان

ان چٹ رویتھ فورس پاکستان

ان چٹ رویتھ فورس پاکستان

ان چٹ رویتھ فورس پاکستان

ان چٹ رویتھ فورس پاکستان

حرمین شریفین کا قلعہ

تحفظ

ذاکر
حافظ
عبدالکرم
MNA
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل بیت پاکستان

قائد اہل تشدد
برفیسر
ساجد
امین
مرکزی
جمعیت
اہل بیت
پاکستان

ہفتہ

30 مئی 2015

بعد از نماز مغرب منی سٹیڈیم شیخوپورہ موڑ گوجرانوالہ

فیصل فضل شاخ
جنرل سیکرٹری
ان چٹ رویتھ فورس پاکستان

ذاکرا الحسن صدیقی
ان چٹ رویتھ فورس پاکستان

قائدین جماعت اور ملک کے نامور علماء کرام خطابات فرمائیں گے

106 زاوی روڈ لاہور
042-37729933

ان چٹ رویتھ فورس پاکستان



Weekly **AHL-E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

CPL No
116

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahle-Hadith

042-37720257

Paigham TV

042-37722876

تذکرہ اہل حدیث
قائد اہل حدیث
صالح

اور

ایڈمرکری جمعیت اہل حدیث پاکستان

منتخب ہونے پر
دل کی گہرائیوں سے
مبارکباد
پیش کرتے ہیں۔

اور امید رکھتے ہیں کہ ان کی قیادت میں
حسب سابق جماعت
ترقی کی کمزریاں
کٹی جائیں گی۔ ان شاء اللہ!

فیضانِ اشرف
ڈاکٹر عبید اللہ حافظ
عمر قومی اسمبلی

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

منجانب

قاری محمد عرفان

نائب ناظم تبلیغ اہل حدیث یوٹھ فورس پاکستان

حافظ محمد سلمان اعظم (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

سینئر ڈپٹی سیکرٹری جنرل اہل حدیث یوٹھ فورس پاکستان